فتنۂ قادیانیت کی نقاب کشائی

مولانا اللہ وسایا

س: مرزائیوں کا کہنا ہے کہ ہم کلمہ پڑھتے ہیں' نماز پڑھتے ہیں' روزہ رکھتے ہیں' قبلہ کی طرف رخ کرتے ہیں' زکوٰۃ دیتے ہیں' مسلمانوں کی طرح ذبیحہ کرتے ہیں تو پھر ہمیں کافر کیوں کہا جاتا ہے؟

ج: مسلمان ہونے کے لیے پورے اسلام کو ماننا ضروری ہے کافر ہونے کے لیے پورے اسلام کا انکار ضروری نہیں' دین کے ایک مسئلہ کے انکار سے بھی کافر ہو جاتا ہے اگر کسی نے دین کے ایک ضروری مسئلہ کا انکار کیا تو وہ کافر ہو جائے گا' چاہے کروڑ دفعہ کلمہ کیوں نہ پڑھتا ہو یا نمازی حاجی اور زکوٰۃ دینے والا کیوں نہ ہو۔ اس میں مثال ایسی ہے جیسے ایک دیگ میں چار من دودھ جمع ہو سکتا ہے۔ اب اس کے پاک ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ پورے کا پورا پاک ہو۔ ناپاک ہونے کے لیے ضروری نہیں کہ چار من دودھ میں چار من شراب ڈالیں گے' تب پلید ہوگا بلکہ ایک تولہ شراب کا بھی چار من دودھ کو پلید کر سکتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص دین کے ایک مسئلہ کا انکار کردے گا تو وہ کافر ہو جائے گا۔ مرزائیوں نے ایک مسئلہ کا نہیں کئی کا انکار کیا ہے اس لیے وہ کافر ہیں چاہے وہ کروڑ دفعہ کلمہ کیوں نہ پڑھتے ہوں۔

مسیلمہ کذاب اور اس کی پارٹی کے لوگ نماز پڑھتے تھے' اذان دیتے تھے' کلمہ پڑھتے تھے' مسلمانوں کے قبلہ کی طرف رخ کرتے تھے' مسلمانوں کا ذبیحہ کھاتے تھے' غرض یہ کہ تمام مسلمانوں کا اور مسیلمہ کذاب کا دین کے دیگر مسائل میں اختلاف نہ تھا۔ صرف ایک مسئلہ میں اختلاف تھا وہ یہ کہ صحابہ کرام کہتے تھے کہ حضور علیہ السلام ہی نبی ہیں۔ اور آخری نبی ہیں جب کہ مسیلمہ کہتا تھا کہ حضور بھی نبی ہیں۔ مسیلمہ کذاب نے کہا حضور بھی نبی اور حضور کے بعد میں بھی' تو صحابہ کرام نے ارشاد فرمایا کہ مسیلمہ تو نے حضور کے بعد نبوت کا دعوئی کر کے ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہے کہ اب تیری کوئی نیکی' نیکی نہیں رہی۔ دعوئی نبوت کے بعد تو کافر ہے نہ تیرے کلمے کا اعتبار ہے نہ نماز وغیرہ کا اس لیے صحابہ کرام نے اس کے ساتھ جنگ کی۔ اسی طرح مرزا قادیانی کے دعوی نبوت اور مرزائیوں کا اسے نبی مان لینا یہ وہ جرم ہے جس کے ہوتے ہوئے مرزائیوں کی کوئی نیکی' نیکی نہیں رہی۔

مرزائیوں کا یہ کہنا کہ ہم مسلمانوں والا کلمہ پڑھتے ہیں یہ بھی غلط ہے۔ بلکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزائیوں کا کلمہ اور ہے اس لیے مرزا کے لڑکے مرزا بشیر نے اپنی کتاب "کلمۃ الفصل" کے صفحہ ۱۵۸ پر تحریر کیا ہے کہ مسیح موعود کی بعثت کے بعد محمدؐ کے مفہوم میں ایک اور زیادتی ہو گئی۔

تو جب مسلمان کلمہ کا دوسرا جز محمدؐ پڑھتے ہیں تو مسلمانوں کے نزدیک محمدؐ سے مراد صرف محمدؐ کی ذات اقدس ہوتی ہے۔ اس میں کسی اور کی شراکت کا تصور بھی نہیں کر سکتے لیکن حوالہ بالا سے ثابت ہوا کہ مرزائیوں کے نزدیک کلمہ طیبہ کے دوسرے جز' محمدؐ سے مراد مرزا قادیانی ہوتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ مسلمانوں کا کلمہ اور ہے اور قادیانیوں کا کلمہ اور ہے۔ نیز اسی کتاب کے اسی صفحات پر یہ عبارت بھی ہے "پس مسیح موعود محمد رسول اللہ ہے۔ جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے' اسی لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔

پس یہ عبارت پکار پکار کر بہانگ دہل اعلان کرتی ہے کہ مرزائیوں کے نزدیک محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی ہے۔ (اس کلمہ طیبہ میں مسلمان "محمد رسول اللہ" سے مراد رحمت عالم حضور علیہ السلام کی ذات اقدس کو ہی لیتے ہیں' جب کہ مرزائیوں کے نزدیک محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی ہوتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ مرزائیوں کا کلمہ اور ہے اور مسلمانوں کا کلمہ اور ہے اس بات کو ایک مثال سے یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ امام بخاریؒ کا نام بھی محمد تھا۔ امام ابو حنیفہؒ کے ایک شاگرد کا نام بھی محمد تھا۔ شیخ محمد یوسف بنوریؒ کے صاحبزادے کا نام بھی محمد ہے۔ اب یہ تینوں فرض کیجئے کہ ایک مجلس میں ہوں۔ امام بخاریؒ کے والد صاحب آ کر کہیں تو اس سے مراد ان کا اپنا بیٹا امام بخاریؒ مراد ہو گا۔ اور اگر اسی مجلس میں امام ابو حنیفہؒ آ کر کہیں محمد تو اس سے ان کا اپنا شاگرد امام محمد باقر مراد ہو گا۔ اور اگر اسی مجلس میں حضرت بنوریؒ آ کر کہیں محمد تو اس سے مراد ان کا اپنا بیٹا محمد بنوری مراد ہو گا۔ تینوں نے لفظ ایک ہی بولا' لیکن ہر ایک لفظ سے مراد علیحدہ علیحدہ اشخاص تھے۔ اسی طرح جب مرزائی محمد رسول اللہ کہتے ہیں تو اس سے مراد مرزا قادیانی بھی ہوتا ہے پس ثابت ہوتا ہے کہ ان کا کلمہ اور مسلمانوں کا کلمہ

اور ہے

مرزائیوں کا یہ کہنا ہے کہ ہم کلمہ پڑھتے ہیں ہمیں کافر کیوں کہا جاتا ہے۔ بعینہ یہی سوال ان سے بھی کیا جا سکتا ہے کہ جب مسلمان کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں تو مرزائی ان کو کافر کیوں کہتے ہیں' جیسا کہ مرزا قادیانی کے ایک مکتوب تذکرہ کے صفحہ ۶۹۷ مطبوعہ ربوہ اشاعت سوم پر درج ہے مرزا نے لکھا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اسی طرح مرزا قادیانی کے لڑکے اور قادیانی جماعت کے دوسرے سربراہ مرزا محمود نے اپنی کتاب آئینہ صداقت کے صفحہ ۳۵ پر لکھا ہے کہ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

اور ایسے ہی مرزا قادیانی کے لڑکے مرزا بشیر احمد نے کلمہ الفصل کے صفحہ ۱۱۰ پر لکھا ہے کہ ہر ایک شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے محمد کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ مرزائیوں کی ان عبارتوں سے یہ ثابت ہوا کہ ان کے نزدیک مسلمان ہزار دفعہ کلمہ کیوں نہ پڑھتے ہوں لیکن مرزا کو نہ ماننے کی وجہ سے کافر ہو سکتے ہیں اور یہ امر مرزائیوں کو بھی مسلم ہے' پس مرزائیوں کا ہزار بار کلمہ پڑھنا مرزائے قادیانی کو نبی ماننے کی وجہ سے ان کو کفر سے نہیں بچا سکتا۔

س: ایک موقع پہ حضرت اسامہؓ نے ایک کافر کو قتل کرنا چاہا اس نے فوراً کلمہ پڑھا لیکن حضرت اسامہؓ نے اس کو قتل کر دیا اور حضرت اسامہؓ حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوئے اور یہ واقعہ عرض کیا جس کے جواب میں نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا' اس کے کلمہ پڑھنے کے باوجود قتل کر دیا۔ حضرت اسامہؓ نے فرمایا کہ اس نے ڈر کے مارے کلمہ پڑھا نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا' ھل اشققت قلبہ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ وہ ڈر کے مارے کلمہ پڑھ رہا ہے اور آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کل قیامت میں اس کے بارے میں کوئی بات ہوئی تو میں اسامہ کے فعل سے بری ہوں۔ مرزائی اس سے استدلال کرتے ہیں کہ جب ہم کلمہ پڑھتے ہیں تو ہمارے کلمہ کا

اعتبار ہونا چاہئے کیا انہوں نے ہمارے دل چیر کر دیکھ لیے ہیں کہ ہم اوپر سے کلمہ پڑھتے ہیں ہمارے دل میں کچھ اور ہوتا ہے اور تو جس طرح حضور علیہ اسلام نے اسامہ کے اس فعل سے برات کا اظہار کیا' مسلمانوں کے طرز عمل سے بھی اسلام بری ہے۔

ج: ایک شخص جب کلمہ پڑھتا ہے تو اسے موقع ملنا چاہئے کہ وہ اپنے افعال اور طرز عمل سے یہ ثابت کرے کہ اس نے یہ کلمہ دل سے پڑھا ہے یا زبان سے اس لیے کہ دل کی ترجمانی زبان ہے اس آدمی کا طرز عمل یہ بتائے گا کہ اس کا دل اور زبان ایک ہے یا نہیں بخلاف اس واقعہ کے کہ حضرت اسامہؓ نے اس آدمی کو موقع نہیں دیا تھا کہ وہ ثابت کرتا اپنے عمل سے کہ آیا اس نے کلمہ دل سے پڑھا ہے یا زبان سے۔ اس لیے حضرت محمدؐ نے اس پر نکیر فرمائی لیکن مرزائی اس حدیث سے اس لیے استدلال نہیں کر سکتے' اس لیے کہ مدت مزید اور عرصہ بعید مسلمانوں نے ان کو موقع فراہم کیا۔ کہ وہ اپنے طرز عمل سے بتلائیں کہ ان کے دل میں کیا ہے آیا ان کی زبان اور دل ایک ہے۔ مرزائیوں کے لٹریچر ان کے روز مرہ کے معمولات نے یہ بتادیا کہ زبانی طور پر کلمہ پڑھنے کے باوجود ان کے دل میں یہ ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کا انکار اور اجراء نبوت کے قائل ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کی تنقیص کرتے ہیں اور ایک مدعی نبوت مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہیں۔ حضور علیہ السلام کے بعد وتی نبوت کے جاری ہونے کے قائل ہیں تو ان کے اس طرز عمل نے بتادیا کہ یہ کلمہ پڑھنے کے باوجود کافرانہ عقائد رکھتے ہیں' جس کے باعث ان کے کلمہ کا اعتبار نہیں اس لیے حدیث اسامہؓ سے ان کا استدلال باطل ہے۔

س: ایک دفعہ حضرت بلالؓ اذان دے رہے تھے' حضرت ابو محذورہؓ جو چھوٹے بچے تھے اور ابھی تک اسلام نہیں لائے تھے' انہوں نے بھی نقل اتارتے ہوئے حضرت بلالؓ کے ساتھ اذان دینا شروع کر دی۔ جب حضرت بلالؓ کی اذان پوری ہوئی تو حضور علیہ السلام نے حضرت ابو محذورہؓ کو بلا کر اذان کے کلمات کہلوائے۔ آپ کے پیار و محبت اور توجہ عالی کہ جونہی اذان کے کلمات ختم ہوئے حضرت محذورہؓ مسلمان ہو گئے۔ اس سے مرزائی استدلال کرتے ہیں اور ابو محذورہؓ نے ابتداً کفر کی حالت میں اذان کہی چلو ہم آئین کے اعتبار سے کافر سہی' تو کافر ہونے کی حالت میں ہمیں اذان دینی

چاہیے۔

ج: قرآن و سنت سے پوری کائنات کے قادیانی ایک واقعہ بھی ایسا ثابت نہیں کر سکتے کہ نماز کے لیے مسلمانوں نے کبھی کافر کو اذان کہنے کی اجازت دی ہو یا کسی کافر نے نماز کے لیے اذان دی ہو۔ جس دن ابو محذورہؓ نے حضرت بلالؓ کی اذان کی نقل اتاری تھی اس دن بھی نماز کے لیے اذان حضرت بلالؓ نے ہی دی تھی۔ اس حدیث شریف سے اگر مرزائی استدلال کرنا چاہتے ہیں تو بھی تعلیم و تبلیغ کے نقطہ نظر سے ایک دفعہ اذان کے کلمات کہہ کر ان کو بھی مرزا پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو جانا چاہیے لیکن وہ اذان بھی تعلیم و تبلیغ کے لیے ہوگی نہ کہ نماز کے لیے۔ ہاں مسلمان ہونے کے بعد جتنی مرتبہ چاہیں اذان دینے کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں پس کافر کو قطعاً نماز کے لیے اذان دینے کی اجازت نہیں ہے۔

س: مرزائی یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو آیا ان کو وحی ہوگی یا نہ۔ اگر وحی ہوگی تو ثابت ہوا کہ حضورؐ کے بعد وحی ہو سکتی ہے' پس مسلمان کا انقطاع وحی کا عقیدہ غلط ہوا۔

ج: **انقطاع** وحی سے مراد **انقطاع** وحی نبوت ہے باقی رہا کشف و الہام صالحہ تو وہ امت میں جاری ہیں اور خود قرآن گواہ ہے کہ وحی نبوت کے علاوہ اور بھی ہدایت کا راستہ دکھانے کے یا کسی مخفی امر پر مطلع کرنے کے اور بھی راستے ہیں جیسے فرمایا واوحینا الی موسی یا واوحینا الی النحل شہد کی مکھی یا ام موسیٰ کو جو رہنمائی ہوئی قرآن نے اسے وحی سے تعبیر کیا۔ وحی ہونے کے باوجود وہ وحی نبوت نہ ہوگی۔ لہٰذا ان کی طرف وحی کا ہونا امت کے عقیدہ **انقطاع** وحی کے منافی نہ ہوگا۔

س: تذکرہ اولیاء وغیرہ اس قسم کی کتابوں میں لکھا ہے کہ بعض بزرگوں نے یہ کہا کہ میں نبی ہوں' میں محمد ہوں' میں خدا ہوں وغیرہ اگر مرزا نے بھی کہہ دیا تو اس پر فتوائے کفر کیوں؟

ج: بزرگوں کا کوئی قول و فعل شرعاً ہمارے لیے حجت نہیں بخلاف مرزائیوں کے کہ وہ مرزے قادیانی کو نبی مانتے ہیں نبی کی بات چونکہ شریعت میں حجت ہوتی ہے' اس لیے مرزا صاحب کے یہ اقوال مرزائیوں پر حجت ہوں گے۔ نیز یہ بزرگوں کے ان

اقوال کو ہم شرعاً صحیح نہیں سمجھتے ہم پر الزام تب ہو تا کہ ہم ان کو شرعاً حجت سمجھتے مرزا کے اقوال کو مرزائی چونکہ شرعاً حجت سمجھتے ہیں تو ان کافرانہ اقوال کو ماننے کے باعث مرزائی کافر ہوئے۔

نیز تصوف کی رو سے بعض صوفیاء پر ایسی جذب وغیرہ کی کیفیت طاری ہوتی ہے کہ جس میں وہ مدہوش ہوئے۔ اس مدہوشی میں بعض وہ ایسی باتیں کہہ دیتے ہیں جو شرعاً صحیح نہیں ہوتیں بے ہوش ہونے کے بعد ہم ان کو معذور سمجھیں گے۔ اور اگر وہ مدہوش نہ تھے اور عمداً ایسا کہا تو ایسا کہنے والے کو ہم کافر کہیں گے۔ چنانچہ ان کے خلاف شرع اقوال کے لیے دو راستے ہیں یہ کہ معذور ہو گا یا کافر ہو گا۔ اب مرزائی بتلائیں کہ مرزا قادیانی معذور تھا یا کافر' معذور تب ہو تا کہ وہ اس کو مدہوش مانیں' اور مدہوشی اور معذوری نبوت کے شایان شان نہیں۔ نیز اس میں ایک اور بھی فرق ہے کہ جب ان بزرگوں پر مدہوشی کی کیفیت ختم ہوتی تھی اگر ان کے کسی مرید نے بتا دیا کہ آپ نے یہ کہا تھا کہ میں محمد ہوں' میں خدا ہوں' تو اس بزرگ نے فوراً کہا' کہ تم نے مجھے قتل کیوں نہ کیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ بزرگ بھی اس قسم کے دعاوی کو جائز نہیں سمجھتے تھے' بخلاف مرزا قادیانی کے کہ اس نے نہ صرف ان خلاف شرع باتوں کو کہا بلکہ اس وحی اور نبوت کا حصہ بتایا۔ اس لیے مرزائی بھی آج تک اس کے خلاف شرع باتوں پر ایمان لاتے ہیں' لہٰذا تذکرہ اولیاء اور اس قبیلہ کے دوسرے افراد معذور سمجھے جائیں گے مرزا اور مرزائی کافر سمجھے جائیں گے۔

س: قادیانی جماعت یہ اعتراض کرتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دشمنوں سے بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کا انتخاب فرمایا' اور حضور سرور کائنات کو دشمنوں سے بچانے کے لیے غار ثور کا' چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۱۲ طبع دوم پر لکھا ہے کہ خداوند کریم نے آنحضرتؐ کے چھپانے کے لیے ایک ایسی ذلیل جگہ تلاش کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرت الارض اور نجاست کی جگہ تھی۔

(استغفر اللہ) مگر حضرت مسیح کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ اور فرشتوں کی ہمسائیگی کا مکان ہے بلا لیا نیز مرزا محمود نے اپنی کتاب دعوت الامیر میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ

السلام آسمانوں پر حضور علیہ السلام زمین میں یہ حضور علیہ السلام کی توہین اور تنقیص ہے۔

ج: عیسیٰ علیہ اسلام کا آسمانوں پر جانا اور حضور سرور کائنات کا زمین میں مدفون ہونا عیسیٰ علیہ السلام کے لیے بلندی اور حضور علیہ السلام کے لیے زمین کا انتخاب کرنا غرض یہ کہ کسی کا اوپر ہونا اور کسی کا نیچے ہونا اس سے عظمت یا تنقیص لازم نہیں آتی کوئی اوپر ہو یا نیچے جس کی جو شان ہے وہ برقرار رہے گی۔ آسمان والوں کی زیادہ شان ہو اور زمین والوں کی کم' مرزائیوں کی یہ بات عقلاً نقلاً" غلط ہے۔

فرشتے آسمانوں پر رہتے ہیں اور انبیاء علیہم السلام زمین میں مدفون اس سے یہ لازم نہیں ہوتا کہ فرشتے آسمانوں پر ہیں اور رحمت عالمؐ روضہ طیبہ میں۔ حالانکہ جبریل امین حضور علیہ السلام کے دربان تھے۔

ایک دفعہ حضور علیہ اسلام کے کندھوں پر مدینہ طیبہ کے بازار میں حضرت حسنؓ سوار تھے' آپؐ نے ان کو کندھوں پر اٹھایا ہوا تھا جس پر حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا کہ حسن تمہیں سواری اچھی ملی ہے۔ اس کے جواب میں حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اے عمرؓ: اگر سواری اچھی ہے تو سوار بھی اچھا ہے تو کیا حضرت حسنؓ کا حضورؐ کے کندھوں پر سوار ہونا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ حضرت حسنؓ حضور علیہ السلام سے افضل تھے' نہیں اور ہرگز نہیں۔ اس طرح فتح مکہ کے موقع پر کعبہ شریف سے بتوں کو ہٹانے کے لیے حضور علیہ السلام کے حکم پر حضرت علیؓ آپؐ کے کندھے پر سوار ہوئے تو کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ' حضرت علیؓ حضورؐ سے افضل تھے۔

امتی حضور علیہ السلام کے روضہ پر کھڑے ہو کر سلام عرض کرتے ہیں' اس وقت امتی زمین پر ہوتے ہیں اور حضور علیہ السلام زیر زمین تو کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ امتی حضورؐ سے افضل ہیں۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ غرض یہ کہ اللہ رب العزت نے حضور علیہ السلام کو جو شان بخشی ہے وہ آپ کی ہر حال میں برقرار رہے گی' چاہے حضورؐ کے کندھوں پر کوئی سوار ہو یا حضورؐ کسی کے کندھے پر سوار ہوں' جیسے حضور علیہ السلام نے ہجرت کی رات ابوبکر صدیقؓ کے کندھوں پر بیٹھ کر سواری کی۔ (بلا تشبیہ) موتی دریا کی تہہ میں ہوتے ہیں اور گھاس پھوس' تنکے اور جھاگ سمندر کی سطح پر ہوتے

ہیں تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ تنکے یا جھاگ موتیوں سے افضل ہوں یا جیسے مرغی زمین پر ہوتی ہے، لیکن کوا اور گدھ فضا میں اڑتے ہیں۔ ان کے فضا میں اڑنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ کوا اور گدھ مرغی سے افضل ہوں یا جیسے رات کو آدمی سوتا ہے تو رضائی اس کے اوپر ہوتی ہے۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ رضائی انسان سے افضل ہو، بادام کا سخت چھلکا اوپر ہوتا ہے اور مغز اندر تو اس سے لازم نہیں آتا تو مغز سے چھلکا افضل ہو۔

باقی رہا، مرزائیوں کا یہ کہنا کہ حضور علیہ السلام کا زمین میں مدفون ہونا، اس سے حضورؐ کی تنقیص لازم آتی ہے تو ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ اہل سنت کے نزدیک رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم جس مبارک مٹی میں آرام فرما رہے ہیں۔ اہلسنت کے نزدیک اس مٹی کی شان عرش سے بھی زیادہ ہے۔ مرزائیوں کا منہ بند کرانے کے لیے یہ واقعہ بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ میں (مولانا اللہ وسایا) نے اپنی نظروں سے خود دیکھا کہ مرزا محمود کی قبر پر چار دیواری سے قبل ایک کتا پیشاب کر رہا تھا تو کیا اس سے یہ لازم آیا کہ کتا مرزا محمود سے افضل ہے۔

س: اگر کوئی شخص مرزا قادیانی کی گستاخیوں کو دیکھ کر اس کو خنزیر کہہ دے تو کیا اس کو ایسا کہنا درست ہوگا؟

ج ۱: قرآن مجید کی نص قطعی ہے کہ نافرمان لوگوں کے لیے قرآن مجید میں اولئک کالانعام بل ھم اضل ہے، پس جانوروں میں خنزیر بھی شامل ہے تو قرآن کی نص، قطعی سے ثابت ہوا کہ مرزا اور اس جیسے اور لوگوں کو خنزیر جیسے جانوروں سے تشبیہ دے دی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

ج ۲: خنزیر تو کیا مرزائی خنزیروں سے بھی زیادہ بدتر ہیں، اس لیے کہ اگر کہیں اسلامی حکومت قائم ہو تو اس میں خنزیر پالنا جرم ہوگا۔ لیکن دور دراز کے جنگلوں میں خنزیر کو تلاش کر کے قتل کرنا اسلامی مملکت کے ذمہ نہیں، مل جائے تو قتل کر دو، تلاش کر کے قتل کرنا ضروری نہیں جبکہ مرتد اور زندیق کو تلاش کر کے قتل کرنا اسلامی حکومت کے ذمہ ہے، لہٰذا مرزا قادیانی خنزیر سے بھی زیادہ بدتر ہے۔

ضروری نوٹ: حلول اور تناسخ خالصتاً ہندوؤں کے عقیدے ہیں مرزا قادیانی نے

ان سے لے کر اپنے عقائد میں شامل کر لیا۔ تفصیل پروفیسر الیاس برنی کی کتاب (قادیانی مذہب) میں دیکھی جا سکتی ہے۔ رہا ظل اور بروز ممکن ہے کہ کسی صوفی نے یہ اصطلاح استعمال کی ہو مگر آئمہ اربعہ میں اس کا کوئی وجود نہیں۔ نیز یہ کہ قادیانی جس وقت ظلی یا بروزی نبوت کا تصور پیش کرتے ہیں تو وہ بھی محض مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے' ورنہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا نے ظلی نبوت پا کر بھی نعوذ باللہ حضور علیہ السلام کے پہلو بہ پہلو کھڑا ہونے کی کوشش حاصل کر لی تھی۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کے لڑکے مرزا بشیر احمد نے اپنی کتاب "کلمتہ الفصل" کے ص ۱۱۳ پر لکھا ہے کہ:

"پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا"۔

س: مرزا قادیانی کے فرشتے کا نام کیا تھا؟

ج: مرزا قادیانی کے فرشتے کا نام ٹیچی تھا۔ مرزا قادیانی نے خود اپنی کتاب "حقیقتہ الوحی" کے ص ۳۳۲ پر لکھا ہے کہ:

"میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا' میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا' میں نے اس کا نام پوچھا' اس نے کہا' نام کچھ نہیں میں نے کہا' آخر کچھ تو نام ہوگا۔ اس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی' ٹی پی پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں' یعنی عین ضرورت کے وقت پر آنے والا"۔

اس سے ہمارا استدلال یہ ہے کہ مرزا قادیانی مرزائیوں کے نزدیک نبی تھا تو نبی کا خواب بھی شریعت میں حجت ہوتا ہے' جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب اور بیدار ہونے کے بعد اس پر عمل۔ قرآن مجید میں مذکور ہے' امتی کا خواب غلط ہو سکتا ہے' نبی کا خواب غلط نہیں ہو سکتا۔ اس لیے کہ نبی اور امتی کی نیند میں فرق ہے' امتی کی نیند ناقص وضو ہوتی ہے' نبی کی نیند ناقص وضو نہیں ہوتی۔ امتی جب سوتا ہے تو اس کی آنکھیں بھی سوتی ہیں اور دل بھی سوتا ہے' بخلاف نبی کے کہ وہ جب سوتا ہے تو اس کی آنکھیں نیند کرتی ہیں اور دل خدا کو یاد کرتا ہے۔ ("بخاری شریف" ج ۱' ص ۵۴' باب قیام النبی فی رمضان وغیرہ)

مرزائیوں کے نزدیک جب مرزا قادیانی نبی تھا تو مرزا کا یہ خواب بھی مرزائیوں

کے لیے حجت ہونا چاہیے تھا۔ مرزا قادیانی نے فرشتہ سے پوچھا' تمہارا نام کیا ہے' اس نے کہا' میرا نام کچھ نہیں۔ جب دوبارہ مرزا نے کہا' آخر کچھ تو نام ہوگا' اس پر فرشتہ نے کہا کہ میرا نام ٹیچی ہے۔ پہلی بار سوال کرنے پر کہا کہ کچھ نام نہیں ہے' دوبارہ پوچھنے پر کہا کہ میرا نام کچھ نہیں ہے۔ اگر اس کا نام کچھ نہیں تھا تو یہ کیوں کہا کہ میرا نام ٹیچی ہے' اگر نام ٹی چی تھا تو یہ کیوں کہا کہ میرا نام کچھ نہیں' دونوں باتوں میں سے ایک سچ ہے دوسری جھوٹ' دونوں باتیں سچی نہیں ہو سکتیں۔ اب مرزائی بتائیں کہ وہ نبی کتنا مقدس ہوگا کہ جس کا فرشتہ بھی جھوٹ بولتا تھا۔ کیا آج تک کبھی فرشتے نے جھوٹ بولا' (اور پھر وہ بھی نبی کے سامنے)۔

س: بعض مرزائی کہہ دیتے ہیں کہ ہم مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے بلکہ وہ مجدد تھا؟

ج: مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "دافع ابلاء" کے ص ۱۱ پر لکھا ہے کہ:

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا"۔

اسی طرح مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "حقیقتہ الوحی" کے ص ۳۹۱ پر لکھا ہے کہ:

"اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں' ۱۳ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔ غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء' ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں' ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس کے مستحق نہیں۔

مرزا قادیانی کی بے شمار عبارتوں میں سے دو عبارتیں آپ کے سامنے ہیں' جن میں مرزا صاحب نے کہا کہ میں نبی اور رسول ہوں۔ مرزائی کہتے ہیں کہ وہ نبی نہ تھے۔ اب مرزائی بتائیں کہ یہ سچے ہیں یا مرزا قادیانی' نیز مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کے بعد اس کو کافر نہ کہنے والا شخص بھی کافر ہوگا' چہ جائیکہ اسے کوئی مجدد مانتا ہو۔

س: مرزا یا مرزائی نواز طبقہ عموماً یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مرزائیوں کے ساتھ شدت نہیں ہونی چاہیے۔ حضور علیہ السلام نے ہمیشہ اپنے دشمنوں سے درگزر کرلیا تو اب حضور علیہ السلام کی سنت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کے دشمنوں سے درگزر کرلیا جائے نہ کہ ان کے ساتھ شدت برتی جائے؟

ج: ایک ہے ذات' ایک ہے دین' اپنی ذات کے لیے شدت کی بجائے درگزر کرنی چاہیے مگر دین کے لیے شدت بعض اوقات لازم ہو جاتی ہے۔ حضور علیہ السلام اگر اپنے دشمنوں کو معاف کر دیتے تھے تو یہ آپ کی ذات کا مسئلہ تھا' چونکہ حضورؐ کی ذات ہمارے لیے دین کا حصہ نہیں بلکہ سراپا دین ہے اور دین کے معاملہ میں درگزر کرنا مدافعت ہے۔ اس لیے ہمارے نزدیک حضورؐ کے دشمنوں کے مقابلہ میں اشداء علی الکفار کا نمونہ بننا چاہیے۔ مولانا انور شاہ کشمیریؒ فرمایا کرتے تھے کہ جس طرح حضورؐ کے ساتھ محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے' اسی طرح حضورؐ کے دشمن کے ساتھ بغض رکھنا یہ بھی ایمان کی نشانی ہے۔ اب آیئے اس طرف کہ آیا کبھی صحابی رسول کے سامنے کسی بدبخت نے حضورؐ کی توہین کی ہو' (نعوذ باللہ) اور صحابی رسول نے اسے برداشت کرلیا ہو' پوری اسلامی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس کے برخلاف یہ تو ہے کہ کسی صحابی رسول کے سامنے حضور علیہ السلام کی کسی شخص نے توہین کی تو صحابی رسول نے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر حضور علیہ السلام کی عزت کا تحفظ کیا۔ اسلامی تاریخ میں یہ واقعہ بھی بڑے سنہری حروف میں لکھا جائے گا کہ ایک دفعہ ایک صحابی رسول کو پھانسی پر لٹکایا جا رہا تھا تو کفار نے اس سے کہا کہ کیا تو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تجھے چھوڑ دیا جائے اور تیری جگہ تیرے نبی کو پھانسی پر لٹکا دیا جائے۔ (نعوذ باللہ) تو جواب میں صحابی رسول نے فرمایا کہ پھانسی پر لٹکایا جانا تو درکنار اگر مجھے یہ کہہ دیا جائے کہ ہم تجھے چھوڑ دیتے ہیں اور تیری جگہ تیرے نبی کو کانٹا چبھو دیتے ہیں تو میں پھانسی پر لٹکنا گوارا کرلوں گا' لیکن اپنے نبی کو کانٹا چبھانا گوارا نہیں کر سکتا۔

نیز اس کے علاوہ تبلیغی نصاب کے ص ۷۰ اپر ہے کہ جب عروہ بن مسعود ثقفی نے حضور علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ کے ساتھ اشراف کی جماعت نہیں دیکھتا' یہ اطراف کے کم ظرف لوگ تمہارے ساتھ ہیں' مصیبت پڑنے پر سب لوگ بھاگ

جائیں گے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ پاس کھڑے ہوئے تھے' یہ جملہ سن کر غصہ میں بھر گئے اور ارشاد فرمایا کہ تو اپنے معبودلات کی پیشاب گاہ کو چاٹ کیا' ہم حضورؐ سے بھاگ جائیں گے اور آپ کو چھوڑ دیں گے۔ نیز اس کے علاوہ معارف القرآن ج۸' ص۴۰۰' سورۂ ممتحنہ کی پہلی آیت کا شان نزول بیان کرتے ہوئے مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے "بخاری شریف" ج۲' ص۵۶۸' اسی طرح "بخاری شریف" "کتاب المغازی" کے حوالے سے لکھا ہے کہ مکہ مکرمہ کی ایک مغنیہ عورت سارہ نامی مدینہ منورہ میں آئی ہوئی تھی' جب وہ مدینہ سے جانے لگی تو حضرت حاتم بن ابی بلتعہ نے اسے کفار کے نام ایک خط دیا جو حضور علیہ السلام کے مکہ مکرمہ پر خفیہ حملہ کرنے کے ارادہ پر مشتمل تھا۔ حضور علیہ السلام نے حضرت علیؓ' ابو مرثد اور حضرت زبیر بن عوامؓ تینوں حضرات کو حکم دیا کہ سارہ کے پاس ایک خفیہ خط ہے جو وہ مکہ لے جا رہی ہے وہ تمہیں روضہ خاخ پر ملے گی۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے گھوڑوں پر بیٹھ کر اس کا تعاقب کیا' ٹھیک وہ ہمیں اسی مقام پر ملی جس مقام پر حضور علیہ السلام نے حکم فرمایا تھا۔ ہم نے عورت کو کہا کہ خط دو' اس نے انکار کیا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے دل میں سوچا کہ حضورؐ کا فرمان غلط نہیں ہو سکتا۔ خط ضرور اس کے پاس ہے' یہ جھوٹ بول رہی ہے' ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھا کر اس کی تلاشی لی مگر خط نہ ملا۔ ہم نے اسے کہا کہ خط دے دے ورنہ تیرے کپڑے پھاڑ کر خط لے لیں گے' اس پر گھبرا کر اس نے خط دے دیا۔ باقی تفصیل معارف القرآن میں دیکھی جا سکتی ہے۔

س: کیا عیسیٰ علیہ السلام جب دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو اس سے ختم نبوت کی مہر ٹوٹ جائے گی' ان کی تشریف آوری ختم نبوت کے منافی ہے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے "مسلم شریف" کی روایت کے مطابق تین دفعہ فرمایا کہ عیسیٰؑ نبی اللہ تشریف لائیں گے تو حضورؐ کی ختم نبوت کے بعد نبی اللہ کا تشریف لانا یہ ختم نبوت کے منافی ہے؟

ج: عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری اور مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور ان دونوں باتوں کو باہمی خلط ملط کرنا انصاف کا خون کرنا

ہے کہ خاتم النبیین ؐ کا تقاضا مفہوم و معنی یہ ہے کہ رحمت عالم ؐ کے بعد کوئی شخص نبی یا رسول نہیں بنایا جائے گا۔ نبوت و رسالت کسی کو نہیں ملے گی' بخلاف عیسیٰ علیہ السلام کے کہ وہ حضور علیہ السلام سے پہلے کے نبی ہیں اور رسول ہیں۔ ان کو آپ سے پہلے نبوت اور رسالت مل چکی ہے' اس لیے ان کی تشریف آوری ختم نبوت کے منافی نہیں۔ کشاف' تفسیر ابی سعود' روح المعانی' مدارک شرح مواہب لرزقانی میں ہے۔

یعنی آخرالانبیاء ہونے کے معنی یہ ہیں کہ حضور علیہ السلام کے بعد کوئی شخص نبی نہ بنایا جائے گا' جبکہ عیسیٰ علیہ السلام ان نبیوں میں سے ہیں جن کو منصب نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عطا کیا جا چکا ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص نئے سرے سے منصب نبوت پر فائز نہیں ہو سکتا' نہ نیا نہ پرانا' اور نہ آپ کے بعد وحی نبوت کسی کو ہو سکتی ہے' نہ پرانے احکام سے متعلق اور نہ نئے احکام کی بابت اب مرزا قادیانی کے کیس پر غور کریں کہ اس نے چودہویں صدی میں نبوت کا دعویٰ کیا تو اس کا دعویٰ نبوت' رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بعد ہے' لہٰذا یہ نہ صرف غلط بلکہ ختم نبوت کے منافی ہے۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت کرنا آنحضرت ؐ کے ارشاد کے مطابق کہ جو شخص میرے بعد دعویٰ کرے گا دجال و کذاب ہوگا۔ یہ دجل و کذب پر مبنی ہے' یہ ہر دو علیحدہ علیحدہ امر ہیں ان کو باہمی خلط ملط نہیں کیا جا سکتا۔

س: عیسیٰ علیہ اسلام دوبارہ تشریف آوری کے بعد نبی ہوں گے یا نہ' اگر ہوں گے تو پھر یہ ختم نبوت کے خلاف ہے' اگر نبی نہ ہوں گے تو پھر کیا وہ نبوت سے معزول ہو جائیں گے؟

ج: عیسیٰ علیہ اسلام کی دوبارہ تشریف آوری بحیثیت حضور علیہ السلام کے امتی اور خلیفہ کے ہوگی۔ یعنی امت محمدیہ کی طرف نبی بن کر تشریف نہ لائیں گے کیونکہ وہ صرف بنی اسرائیل کے نبی تھے جس پر قرآن شریف کی آیت رسولا الی بنی اسرائیل دلالت کرتی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کافہ وعامہ کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کی یہ ڈیوٹی ختم ہوگئی' اس سے وہ صرف امتی اور خلیفہ ہوں گے۔

"بخاری شریف" ج ا' ص ۴۹۰' "مسلم شریف" ج ا' ص ۸۸' پر ہے کہ ان

ینزل فیکم عیسی ابن مریم حکما مقسطا- اور ابن عساکر میں ہے:

انہ خلیفتی فی امتی من بعدی- کہ میری امت میں میرے خلیفہ ہوں گے، تشریف آوری کے وقت وہ امت محمدیہؐ کی طرف نبی اور رسول بن کر تشریف نہ لائیں گے بلکہ خلیفہ و امام ہوں گے۔ اس لیے ان کی تشریف آوری سے ختم نبوت کی خلاف ورزی لازم نہ آئے گی۔ باقی رہا یہ کہ وہ کیا نبوت سے معزول نہ ہوں گے بلکہ دوبارہ تشریف آوری کے بعد نبی اللہ ہونے کے باوجود ان کی ڈیوٹی بدل جائے گی جیسے پاکستان کے صدر مملکت اس وقت پاکستان کے سربراہ ہیں، اگر وہ برطانیہ تشریف لے جائیں تو صدر مملکت پاکستان ہونے کے باوجود برطانیہ تشریف آوری پر ان کو برطانیہ کے قانون کی پابندی لازم ہے۔ حالانکہ وہ صدر مملکت ہیں مگر وہاں جاکر ان کی حیثیت صدر مملکت ہونے کے باوجود مہمان کی ہوگی۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے زمانہ میں جو ان کی نبوت کا پیریڈ تھا، اس میں وہ نبی تھے، کل جب وہ حضور علیہ السلام کی امت میں تشریف لائیں گے، گو نبی ہونے کے باوجود حضور علیہ السلام کے زمانہ نبوت میں ان کی حیثیت امتی و خلیفہ کی ہوگی۔ اب وہ نہ نبوت سے معزول ہوئے، نہ ان کے تشریف لانے سے ختم نبوت پر حرف آیا۔

س: عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائیں گے، کس شریعت پر عمل کریں گے اپنی شریعت پر یا حضور علیہ السلام کی شریعت پر؟

ج: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد امتی ہونے کی حیثیت سے ہے تو ظاہر ہے کہ وہ حضور علیہ السلام کی شریعت پر عمل کریں گے، اس لیے ہمارے عقائد کی کتابوں میں ہے:

یحکم بشرعنا لا بشرعہ-

"کہ وہ ہماری یعنی امت محمدیہ کی شریعت کے مطابق عمل کریں گے اور خود بھی عمل پیرا ہوں گے نہ کہ اپنی شریعت پر"۔

س: کیا وہ شریعت محمدیہؐ میں آکر کسی سے پڑھیں گے یا ان کو وحی ہوگی اگر وحی ہوگی تو وحی کا دروازہ بند نہ ہوا؟

ج: نبی دنیا میں کسی کا شاگرد نہیں ہوتا' نبی کی تعلیم و تبلیغ خود اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔ (مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کی ایک یہ بھی دلیل ہے کہ وہ ایک نہیں کئی استادوں کے شاگرد تھے جن میں مولوی فضل الٰہی' مولوی فضل احمد اور گل علی شیعہ بطور خاص مشہور ہیں۔ نبی دنیا میں کسی کا شاگرد نہیں ہوتا۔ اسلامی تعلیمات اور دیگر کتب کی رو سے تو یہ ممکن ہے کہ ایک نبی دوسرے نبی سے بحکم و مصلحت خداوندی چند خاص امور کی تفسیر وضاحت کے لیے جائے مگر ایک نبی دنیا میں کسی غیر نبی کے دروازہ پر علم کی تحصیل کے لیے جائے یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔

مرزا قادیانی کا دوسروں کے دروازوں پر تحصیل علم کے لیے زانوئے تلمذ طے کرنا' اس کے جھوٹے ہونے کے لیے کافی ہے اور مختاری کے امتحان میں فیل ہونا اس کی عزت میں اضافہ نہیں کرتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ اللہ کے نبی ہیں' وہ دوبارہ نازل ہو کر کسی سے قرآن و حدیث یا شریعت محمدیہ کی تعلیم حاصل کریں یہ ناممکن اور ہمارے عقائد کے خلاف ہے۔ ان کے لیے قرآن و سنت کی تعلیم کا اللہ کی طرف سے ہونا خود قرآن میں مذکور ہے۔

واذ علمتک الکتاب والحکمہ۔ ("سورۂ آل عمران" رکوع: ۲)

باقی رہا یہ سوال کہ کیا ان پر وحی نازل ہو گی تو جناب ان پر وحی نبوت نہ ہو گی' وحی نبوت کا دروازہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بند ہے تو پھر ان کو شریعت محمدیہ کا علم کیسے ہو گا۔ اس کا اہتمام اللہ رب العزت کے ذمہ ہے' اس اہتمام اور ان کی تعلیم کے لیے وحی نبوت نہ ہو گی بلکہ الہام کشف مبشرات القاء علم لدنی ہے' بے شمار قدرت کے ذرائع ہیں جن کے ذریعہ اللہ رب العزت ان کو شریعت محمدیہ کی تعلیم کا اہتمام فرمادیں گے۔ قادیانی بے فکر رہیں' نہ وحی نبوت کی ضرورت ہے' نہ کسی کے دروازہ پر زانوئے تلمذ طے کر کے نبوت کو مذاق بنانے کی۔ قدرت کی طرف سے اس کا اہتمام ہو گا' قرآن مجید میں صراحتاً" ہے کہ وحی نبوت کے علاوہ اور بھی وحی کے اقسام ہیں۔ مثلاً:

واذا اوحینا الی ام موسی۔ ("سورۂ طٰہٰ" رکوع: ۲) یا جیسے واوحینا الی النحل۔

ظاہر کہ ام موسیٰؑ کی طرف یا نحل کی طرف وحی ہونے کے باوجود وہ وحی نبوت نہ تھی۔ پس قرآن کی ان آیات سے ثابت ہوا کہ وحی نبوت کے علاوہ بھی وحی ہے۔

س: قادیانی کہتے ہیں کہ آپ کے عقیدہ کے مطابق جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو وہ زمین پر فرشتوں کے ذریعہ آئیں گے اور پھر مینار سے آگے ان کے لیے سیڑھی لائی جائے گی۔ کیا جو خدا ان کو مینار تک لایا ہے وہ صحن تک لانے پر قادر نہیں؟

ج: قدرت و حکمت میں فرق سمجھیں' قدرت علیحدہ چیز ہے' حکمت علیحدہ چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحن پر لانے پر بھی قادر ہیں' یہ قدرت کے خلاف نہیں مگر حکمت اسی میں ہے کہ ان کو مینار تک تو فرشتوں کے ذریعہ لایا جائے۔ آگے مسلمان ان کو خود سیڑھی لے کر مینار سے اتاریں' اس میں دو حکمتیں نظر آتی ہیں۔

"مشکوۃ شریف" ص ۵۳۷' باب المعجزات کی متفق علیہ روایت کے مطابق نبی علیہ السلام نے جنگ حدیبیہ میں جب مسلمانوں کے لشکر میں پانی ختم ہوگیا' صحابہ کرامؓ نے اپنی پریشانی کا ذکر کیا۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برتنوں میں سے بچا کھچا پانی اکٹھا کر کے لائیں' ایک پیالے میں پانی لایا گیا' آپ نے پیالہ کے جمع شدہ پانی میں ہاتھ مبارک ڈال دیئے جس سے پانچوں انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوگئے۔ آپ پیالہ میں جمع شدہ پانی میں ہاتھ ڈال کرامت کو سبق دے رہے تھے کہ جو انسان کی ہمت میں ہے وہ خود کرے۔ جہاں انسان کی ہمت جواب دے جائے وہاں سے پھر انسان کو قدرت خداوندی پر نظر رکھنی چاہیے۔ بعینہ اسی طرح مینار سے اوپر آسمانوں تک انسان کی طاقت نہیں چلتی جہاں انسان کی طاقت کام نہیں کر سکتی وہاں خدا تعالیٰ کی قدرت کام کرے گی' جہاں پر انسان کی طاقت چل سکتی ہے وہ مینار سے نیچے سیڑھی لگا کر اپنی طاقت کو استعمال کریں گے۔ دوسری حکمت یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو ہم اپنے ہاتھوں سے اتاریں گے' خود سیڑھی لائیں گے تاکہ مسلمانوں کو یقین ہو کہ سچا مسیح وہ ہے جس کے لیے ہم سیڑھی لائیں گے۔ اپنے ہاتھوں سے اتاریں گے جو قادیان میں ماں کے پیٹ سے پیدا ہو کر کہتا ہے کہ میں مسیح ہوں' جھوٹ بولتا ہے۔

س: حضرت عیسیٰ علیہ السلام شام' دمشق میں نازل ہوں گے' اسرائیل بیت المقدس جائیں گے' وہ پھر وہاں سے قتل دجال کے بعد مکہ مکرمہ سعودی عرب تشریف

لائیں گے تو ان کی نیشنلٹی کس ملک کی ہوگی' پاسپورٹ' این او سی' زرمبادلہ کا کیا بنے گا؟

ج: اس اشکال کا حل بھی تعلیمات اسلامیہ میں موجود ہے۔ "مشکوۃ شریف" باب نزول مسیح ص۴۷۹ متفق علیہ روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

ان ینزل فیکم ابن مریم - وہ حاکم ہوں گے اور حاکم بھی مرزا قادیانی کی طرح انگریز کے مدح سرا اور انگریز کی خوشامد اور لجاجت کی خجالت میں غرق نہ ہوں گے' نہ ہی ملکہ وکٹوریہ کو برطانیہ میں خط لکھیں گے کہ تو زمین کا نور ہے اور میں آسمان کا نور ہوں۔ تیرے وجود کی برکت و کشش نے مجھے اوپر سے نیچے کھینچ لیا ہے۔ ستارہ قیصریہ' تحفہ قیصریہ اور گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ملحقہ تریاق القلوب جس میں جہاد کو حرام اور انگریز کی اطاعت کو فرض اور خود کو گورنمنٹ برطانیہ کا خود کاشتہ پودا قرار دیا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام ایسے نہیں ہوں گے' وہ حاکم عادل ہوں گے' ان کے نزول کے وقت

یھلک کلھا الامللہ واحدہ الاوھی الاسلام۔

تمام ملتیں اور ادیان باطلہ مٹ جائیں گے' دین اسلام کی برتری اور شاہی ہوگی۔ پوری دنیا پر اسلام کا جھنڈا ہوگا' پوری دنیا اسلام کی وحدت واکائی اور ون یونٹ میں پروئی ہوگی اور اس کے حکمران حضرت عیسیٰ علیہ السلام بحیثیت خلیفہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔ تو جب قیامت سے قبل نزول مسیح کے وقت تمام دنیا اسلام کے زیر نگیں ہوگی اور اس کے حکمران عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے تو ان سے اس وقت پاسپورٹ اور ویزا کی بحث کرنی عقل اور نقل کے خلاف ہے۔

س: کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام خنزیروں کو قتل کریں گے' کیا خنزیر کو قتل کرنا ان کی شان کے خلاف نہیں؟

ج: مسئلہ کو اس کی حقیقت کی روشنی میں صحیح سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے' اس سے صورت حال واضح ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نعوذ باللہ خود خنزیروں کو قتل نہیں کریں گے بلکہ ان کی تشریف آوری کے بعد جب دنیا میں خنزیر کھانے والی اور اس کا ریوڑ پالنے والی قوم نہ رہے گی بلکہ وہ مسلمان ہو جائیں گے تو ان کے مسلمان ہو جانے پر جو لوگ خنزیر پالنے والے تھے' وہی اس کے مٹانے والے ہوں گے کیونکہ قتل

خنزیر کا سبب عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا۔ آپ کے حکم سے خنزیر قتل کیے جائیں گے اور آپ کے زمانہ بعد نزول میں یہ سب کچھ ہو گا۔ اس لیے قتل کی نسبت آپ کی طرف کر دی گئی۔ مثلاً جنرل محمد ضیاء الحق نے ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دی حالانکہ پھانسی کا فیصلہ کرنے والا مشتاق احمد چیف جسٹس تھا اور پھانسی کا پھندا گلے میں ڈال کر بھٹو کو لٹکانے والا تارا مسیح مشہور جلاد تھا۔ مگر بایں ہمہ نسبت پھانسی کی جنرل ضیاء الحق کی طرف منسوب کی جاتی ہے اور کی جائے گی کہ یہ سب کچھ ان کے عہد اقتدار میں ہوا۔ حالانکہ اس نے خود پھانسی نہیں دی۔ اسی طرح جنرل ایوب خان نے ۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں فتح حاصل کی حالانکہ لڑنے والے فوجی تھے۔ ایوب کے حکم سے اس کے زمانہ میں فتح ہوئی۔ اس لیے فتح کی نسبت ایوب خان کی طرف جائے گی۔ یا بھٹو نے مرزائیت کو اقلیت قرار دیا حالانکہ اقلیت کا ریزولیشن پاس کرنے والی اسمبلی تھی مگر اس کے زمانہ میں ہوا' اس لیے اس کی طرف نسبت کی جاتی ہے۔ اسی طرح خنزیر عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں قتل ہوں گے مگر یہ برائی آپ کے زمانہ بعد از نزول میں اختتام پذیر ہو گی' اس لیے اس کا کریڈٹ احادیث میں آپ کو دیا گیا تو ایک برائی کو ختم کرنا اچھا فعل ہے نہ کہ قابل ملامت و باعث اعتراض۔ پھر کیا آپ نے کبھی یہ بھی سوچا کہ قتل تو خنزیر ہوں گے مگر پریشان قادیانی جماعت ہے' آخر کیوں اور اگر قتل خنزیر سے بقول قادیانیوں کے عیسیٰ علیہ السلام کی توہین لازم آتی ہے تو پھر قادیانی جماعت کے مفتی صادق کی کتاب ذکر حبیب میں موجود ہے کہ مرزا قادیانی کے ایک مرید نے شکایت کی کہ لوگ مجھے کتا مار پیر کہتے ہیں' اس پر مرزا قادیانی نے کہا کہ اس میں کیا حرج ہے' خدا نے مجھے سؤر مار کہا ہے۔ ("ذکر حبیب" ص ۱۶۲)

اس طرح تحفہ گولڑویہ ص ۲۱۴ پر اپنے آپ کو سؤر مارنے والا کہا ہے' ان دونوں حوالہ جات میں مرزا قادیانی نے وہی بات کہی جو عیسیٰ علیہ السلام کے لیے باعث ملامت بتاتے ہیں۔ اگر ان کے لیے باعث ملامت ہے تو اس کے لیے کیوں نہیں۔ اب ایک اور امر کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "براہین احمدیہ" ج ۵ ص ۵۸ پر لکھا ہے۔

ان (عیسیٰ علیہ السلام) کی تعلیم میں خنزیر خوروں اور تین خدا بنانے کا حکم اب

تک انجیلوں میں نہیں پایا جاتا۔ اسی طرح تورات میں بھی ہے کہ سور مت کھانا اور حقیقتہ الوحی کے ص۲۹ پر لکھتا ہے کہ:

"عیسیٰ علیہ السلام اگر آئیں گے تو سور کا گوشت کھائیں گے' معاذاللہ ثم معاذاللہ"۔

نیز براہین احمدیہ حصہ پنجم کے ص ۲۱۴ کے حاشیہ پر مرزا قادیانی نے لکھا کہ:

"عیسیٰ علیہ السلام کے کشمیر چلے جانے کے بعد پولوس نے ان کی تعلیمات میں تحریف کر کے خنزیر جیسے ابدی حرام جانور کو حلال کر دیا"۔

فرمایئے' خود ہی مرزا نے لکھا کہ شریعت عیسیٰ میں خنزیر خوری منع اور ابدی حرام ہے اور پھر خود لکھا کہ وہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے تو سور کا گوشت کھائیں گے۔ معاذاللہ ثم معاذاللہ۔

ایک چیز جو باقرار مرزا' عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں جائز نہیں' اس کی نسبت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف کرنا توہین نبوت ہے یا نہ۔ "حقیقتہ الوحی" ص۲۹' کی عبارت یہ ہے۔

یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے کہ جب لوگ نماز کے لیے جانے کے لیے مساجد کی طرف دوڑیں گے تو وہ کلیسا کی طرف بھاگے گا اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا اور جب لوگ عبادت کے لیے بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہو گا۔ اور شراب پئے گا اور سور کا گوشت کھائے گا۔ معاذاللہ ثم معاذاللہ اور اسلام کے حلال اور حرام کی کچھ پرواہ نہیں رکھے گا۔ کیا کوئی عقل تسلیم کر سکتی ہے کہ اسلام کے لیے یہ مصیبت کا دن پھرباقی رہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ایسا بھی آئے گا۔

س: مرزائی کہتے ہیں کہ جب مرزا نے صاف لکھ دیا ہے کہ یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ اب وہ جس بات کو خود غیر معقول کہہ رہے ہیں' آپ اس کو کیوں ملزم ٹھہراتے ہیں یہ تو انصاف کا خون ہے؟

ج: مرزا قادیانی کی یہ عبارت اردو ہے' اردو جاننے والے دنیا میں کروڑوں

انسان رہتے ہیں، کسی سے اس کا مفہوم پوچھ لیں۔ مرزا لکھتا ہے کہ یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے یعنی یہ کہ وہ نہیں آئے گا۔ اس کا آنا عقل کے خلاف اور غیر معقول بات ہے کیونکہ اگر وہ آئے تو (۱) مسجد کی بجائے کلیسہ کو جائے گا۔ (۲) مسلمان قرآن پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول کر بیٹھے گا۔ (۳) مسلمان بیت اللہ کی طرف اور وہ بیت المقدس کی طرف رخ کرے گا۔ (۴) شراب پیئے گا۔ (۵) سئور کا گوشت کھائے گا۔ (۶) اسلام کے حلال و حرام کی پابندی نہیں کرے گا۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا۔ اس کا آنا غیر معقول ہے کیونکہ اگر وہ آئے گا تو اس کو یہ کام کرنے ہوں گے۔ ان کے باعث وہ کہتا ہے کہ ان کا آنا غیر معقول ہے۔ اب فرمائیے کہ ایک ایسی چیز مثلاً خنزیر جو عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل میں بھی بقول مرزا منع ہے تو کیا عیسیٰؑ آکر ایک حرام چیز کو کھانا شروع کر دیں گے۔ یہ وہ قادیانی تعلیمات ہیں جس کی بنیاد پر ہم اس کو کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔ باقی رہا مرزا قادیانی کا یہ اعتراض کہ مسلمان جب بیت اللہ کی طرف رخ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف منہ کرے گا۔ اس کا بھی احادیث میں جواب موجود ہے، ایسے محسوس ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے دجل و فریب کذب و تلبیس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں جواب مذکور ہے۔ اب یہ کہ وہ بیت المقدس کی طرف رخ کرے گا، اس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں یہ جواب موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد پہلی نماز حضرت مہدیؑ کی اقتداء میں ادا فرمائیں گے بلکہ باقی نمازیں بھی عیسیٰ علیہ السلام خود پڑھائیں گے۔ حضرت مہدیؑ حضورؐ کے امتی ہیں، امتی ہونے کے ناطے سے ان کا رخ بیت اللہ کی طرف ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے مقتدی ہیں تو کیا عقلاً و شرعاً یہ ممکن ہے کہ امام رخ بیت اللہ کی طرف اور مقتدی کا بیت المقدس۔

س: علامات مسیح و مرزا قادیانی سے متعلق بحث؟

ج: احادیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری کے متعلق ایک سو اسی علامات ہیں جو موجودہ تواتری نزول المسیح کے ساتھ بطور ضمیمہ کے شائع ہوئی ہیں۔ جس کا اردو ایڈیشن علامات قیامت اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے نام سے

عام ملتا ہے' بازار سے۔ یہ ترجمہ مولانا رفیع عثمانی نے کیا ہے' ان علامات میں سے چند ایک پیش خدمت ہیں:

۱- حضور علیہ السلام نے فرمایا' آنے والے کا نام عیسیٰ علیہ السلام ہو گا' مرزا کا نام غلام احمد قادیانی تھا۔ آنے والا بغیر باپ کے پیدا ہوا' مرزا قادیانی کا چھ فٹ قد کا باپ' غلام مرتضیٰ نامی ایک شخص باپ بیان کیا جاتا ہے۔

۲- آنے والے کا لقب مسیح اللہ روح اللہ کلمۃ اللہ ہے۔ اس کا لقب کوئی نہ تھا یا زیادہ سے زیادہ وہی سؤر مار جس کا حوالہ پہلے گزر چکا ہے۔

۳- آنے والے کی والدہ کا نام مریم ہے' اس کی والدہ کا نام چراغ بی بی تھا' اس کا لقب گھسیٹی مشہور عام ہے۔

۴- آنے والے کی والدہ کی عصمت و عفت کی قرآن مجید نے گواہی دی۔ مرزا قادیانی کی ماں کی کہانی اس وقت کے لوگوں کو معلوم ہو گی' ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ مگر جس کا بیٹا اتنا مقدر والا تھا کہ اس کے صاحبزادے مرزا محمود کو مرزا کے ایک مرید جو اس کو خط میں مسیح موعود لکھتے ہیں اور پھر وہ خط مرزا محمود نے اپنے خطبہ جمعہ میں لوگوں کو سنایا اور پھر مرزائی اخبار الفضل قادیان مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۸ء کو ص ۷' کالم ا پر شائع ہوا جس میں ہے کہ:

حضرت مسیح ولی اللہ ہے اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کیا کرتے ہیں اگر انہوں نے کبھی زنا کر لیا تو اس میں کیا حرج ہے۔

یہ چراغ بی بی کے صاحبزادے کے کمالات ہیں تو غرض یہ کہ مرزا قادیانی میں ایک نشانی بھی عیسی علیہ السلام والی نہ پائی جاتی تھی۔

۵- اور یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے' یہ ماں کے پیٹ سے نکلا۔

۶- وہ فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر آئیں گے' اسے دائی نے وصول کیا۔

۷- عیسیٰ علیہ السلام جب آئیں گے تو ان کے سر کے بالوں سے پانی ٹپکتا ہو گا' گویا غسل کر کے آئے ہیں جبکہ مرزا نفاس کے خون میں پت پت تھا۔

۸- مسیح علیہ السلام نے تشریف آوری کے وقت دو چادریں پہن رکھی ہوں گی

جبکہ مرزا پیدائش کے وقت الف ننگا تھا۔

۹۔ مسیح علیہ السلام تشریف آوری کے وقت خوش و خرم ہوں گے جبکہ مرزا قادیانی میں یہ صفت نہ پائی جاتی تھی اور یہ کہ مرزا تو حضرت مسیح کے ساتھ کسی قسم کی مشابہت نہیں رکھتا تھا۔

س: مرزائی کہتے ہیں کہ اخبار الفضل کی عبارت مرزا قادیانی پر الزام ہے زنا کا؟

ج: الزام ہم نے مرزا پر لگایا نہیں' پڑھ کر سنایا ہے۔ اس پر زنا کا الزام تو اس کے مرید نے جو اس کو مسیح موعود اور ولی اللہ لکھتا ہے' اس نے لگایا اور اس کے مقدس بیٹے نے پڑھ کر خط سنایا۔ ہم جس وقت یہ حوالہ دیتے ہیں تو مرزائی اس سے بہت چیں بہ جبیں ہوتے ہیں' لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارا قصور صرف اتنا ہے کہ ہم صرف حوالہ دیتے ہیں اگر یہ حوالہ پڑھنا قصور ہے تو سب سے بڑا قصوروار مرزا محمود تھا اور جس نے خط پڑھ کر سنایا۔ خط لکھنے والا مرزائیوں کا اپنا آدمی تھا جس نے خط میں مرزے کو ولی اللہ اور مسیح موعود لکھا ہے۔ اس کا مرزے کو مسیح موعود اور ولی اللہ لکھنا دلیل اس بات کی ہے کہ وہ آدمی ہمارا نہیں مرزائیوں کا تھا۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ مرزا قادیانی کے زنا کے اس حوالہ سے مرزائی بہت چیں بہ جبیں ہوتے ہیں' لیکن اگر یہی الزام مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لگائے تو اس سے مرزائیوں کی رگ حمیت نہیں پھڑکتی۔

س: مرزائی یہ کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نہیں کی؟

ج: مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "دافع البلاد" کے آخری ٹائٹل پیج پر لکھا ہے۔

لیکن مسیح علیہ السلام کی راست بازی اپنے زمانے میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا' یا غیر ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس کا یہ نام رکھنے سے مانع تھے۔

مرزا قادیانی کی اس عبارت سے چار باتیں ثابت ہوئیں:

۱۔ مسیح شراب پیتا تھا۔

۲۔ فاحشہ عورت اپنی بدکاری کے مال سے خریدا ہوا عطران کے سر پر لگاتی تھی۔

۳۔ فاحشہ عورتیں اپنے ہاتھوں اور سر کے بالوں سے مسیح کے جسم کو چھوتی تھیں۔

۴۔ غیر محرم جوان عورتیں مسیح علیہ السلام کی خدمت کیا کرتی تھیں۔

ان گناہوں میں ملوث ہونے کے باعث مسیح علیہ السلام کا نام قرآن میں حصور نہیں رکھا گیا۔

اس عبارت میں دو چیزیں قابل توجہ ہیں:

۱۔ مرزا قادیانی نے عیسائیوں کی کتابوں سے مسیح علیہ السلام پر الزام نہیں لگایا بلکہ مسیح علیہ السلام کے دامن کے داغ کو دور کرنے کے لیے قرآن سے استدلال کیا ہے۔

۲۔ پھر استدلال بھی کیسا بودا اور بے ہودا ہے' اگر قرآن مجید نے مسیح علیہ السلام کے ان گناہوں کے باعث ان کو حصور نہیں کہا تو قرآن مجید میں باقی انبیاء علیہم السلام حضرت آدمؑ' حضرت نوحؑ خود حضرت محمد علیہم السلام کو بھی حصور نہیں کہا گیا۔ کیا ان کو بھی حصور نہ کہنے کی یہی وجہ تھی' نعوذباللہ کہ ان سے بھی یہی گناہ ہوا ہے۔

اصل واقعہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بدترین دشمن تھا۔ آپ کی والدہ کے متعلق مرزا نے لکھا ہے کہ مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تیئں نکاح سے روکے رکھا اور پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ (''کشتی نوح'' ص۱۶)

اور ''ازالہ ادہام'' کے ص ۱۲۷ کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ:

حضرت مسیح علیہ السلام اپنے باپ یوسف کے ساتھ ۲۲ برس کی مدت تک نجاری کا کام کرتے رہے۔

''کشتی نوح'' کے ص۱۶ پر لکھا ہے' آپ کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ

سب یسوع کے حقیقی بھائی اور بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھیں۔

مرزا قادیانی نے حضرت مسیح کے خاندان کے متعلق لکھا کہ:

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے' آپ کی تین نانیاں اور دادیاں زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ ("ضمیمہ انجام آتھم" ص ۷' حاشیہ)

یہاں اس حوالہ میں دادیاں کا لفظ توجہ طلب ہے' دادی اس کی ہوتی ہے جس کا دادا ہو اور دادا اس کا ہوتا ہے جس کا باپ ہو۔ مرزا قادیانی حضرت مسیح کی دادیاں کے لفظ لکھ کر یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ آپ بغیر باپ کے پیدا نہیں ہوئے۔ مرزے قادیانی نے حضرت مسیح علیہ السلام کی ذات کے متعلق لکھا ہے:

مسیح کا چال چلن کیا تھا' ایک کھاؤ پیو' شرابی' نہ زاہد' نہ عابد' نہ حق کا پرستار' متکبر' خودبین اور خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔ ("مکتوبات احمدیہ" ج ۳' ص ۲۱)

مسیح علیہ السلام کے معجزات کا انکار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ ("ضمیمہ انجام آتھم" ص ۴' حاشیہ)

مرزا قادیانی نے اسی ضمیمہ انجام آتھم کے ص ۷ پر لکھا ہے کہ آپ کے ہاتھ میں سوائے فریب اور مکر کے کچھ نہ تھا۔ اعجاز احمدی کے ص ۱۴ پر لکھا ہے:

ہائے کس کے آگے ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰؑ کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹ نکلیں۔

مرزا قادیانی پر لعنت بے شمار' لعنت' لعنت' لعنت' مرزا قادیانی پر لعنت' لعنت' لعنت' لعنت' مرزا قادیانی پر لعنت' لعنت' لعنت' لعنت' مرزا قادیانی پر لعنت' لعنت' لعنت' لعنت' مرزا قادیانی پر لعنت۔ بے شمار لعنت...... الودے پیٹھے تے لعنت' لعنت' لعنت' بے شمار لعنت' لعنت' لعنت...... جتنے زمین کے ذرے' جتنے آسمان کے تارے ہیں ان سے بڑھ کر مرزے پر لعنت' لعنت' لعنت' لعنت' لعنت۔

مرزے نے اپنی کتاب نور الحق میں ایک ہزار بار لعنت لعنت لکھ کر کئی صفحات کالے کیے ہیں۔

س: مرزا قادیانی خود مسیح موعود ہونے کے مدعی تھے تو وہ مسیح علیہ السلام کی کس طرح توہین کے مرتکب ہو سکتے ہیں؟

ج: پہلے تو مرزائی یہ بتلائیں کہ مرزا قادیانی نے ازالہ اوہام کے ص ۱۹ پر لکھا ہے کہ اس عاجز نے جس نے مثیل مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود' خیال کر بیٹھے میں نے یہ ہرگز دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگائے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔

مرزا قادیانی کے اس فرمان کو قادیانی بار بار پڑھیں وہ کہتا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں نہ کہ مسیح موعود۔ جو مجھے مسیح کہے وہ کم فہم مفتری اور کذاب ہے اسی کتاب کے ٹائٹل پر دیکھیں کہ مرزا قادیانی کو مسیح موعود کہا گیا ہے اب مرزائی ارشاد فرمائیں کہ اندر کی بات صحیح ہے یا ٹائٹل کی' یا یہ کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور اس کا ذمہ مرزائیوں کے ذمہ ہے۔

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں مگر کشتی نوح میں لکھا ہے کہ میں عیسیٰ ابن مریم ہوں اب قادیانی بتائیں کہ پہلی والی بات صحیح ہے یا کشتی نوح والی اور پھر لطف یہ کہ مسیح ابن مریم بننے کے لیے مرزا نے جو کہانی تراشی ہے وہ عجیب ہی عبرت آموز اور حیا سوز ہے۔

مرزا قادیانی نے کشتی نوح کی ص ۵۰ اور ۵۱ پر لکھا ہے کہ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔

اور اس سے اگلے صفحے پر دروازہ اور کھجور کا بھی ذکر ہے اب مرزائی فیصلہ کریں کہ اس نے ازالہ میں کہا کہ میں مثیل مسیح ہوں اور اس حوالہ میں کہا کہ میں مسیح ہوں کیا اس سے مرزا قادیانی کے اس طرز عمل سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ اس کے دل میں چور تھا۔ جیسے چور قدم قدم گھر والوں کو سویا ہوا پا کر چوری کے لیے قدم اٹھاتا ہے یہی کیفیت مرزے کی دماغی بناوٹ کی تھی اب ظاہر ہے کہ ان دو میں سے ایک صحیح اور

ایک غلط۔ مرزائی فیصلہ کریں کہ مرزے نے کون سی بات صحیح کہی ہے اور کون سی غلط اور یہ بھی یاد رہے کہ جھوٹا نبی نہیں ہو سکتا۔ یہاں ایک سوال یہ بھی رہ جاتا ہے کہ مرزا صاحب کو حمل کیسے ٹھہرا ہے۔ اسلامی قربانی ص ۱۴ پر مرزا صاحب کے مرید باصفا نے حضرت صاحب کا ایک کشف لکھ کر اس معمہ کو حل کر دیا حضرت صاحب نے ایک دفعہ اپنے کشف کی یہ حالت بیان کی کہ گویا آپ عورت ہیں اور خدا تعالیٰ نے آپ سے قوت رجولیت کا اظہار کیا سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔

اللہ رب العزت کے متعلق یہ دریدہ دہنی یا وہ گوئی پھر خود حاملہ خود ہی خود سے پیدا ہو گئے' بقلم خود ہو گئے۔ یہ میں ولد کے معمہ کو حل کرنا نامرزائیوں کی ذمہ داری ہے۔

باقی رہا مرزائیوں کا یہ کہنا کہ وہ کس طرح مسیح کی توہین کے مرتکب ہوئے یہ تو ممکن ہی نہیں بات امکان کی نہیں یہاں تو مسئلہ وقوع کا ہے کہ وہ توہین کے مرتکب ہوئے اس کا باعث مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ مرزا قادیانی کے مسیح بننے کے لیے ضروری تھا کہ وہ مسیح علیہ السلام کی صفات کا حامل ہو تا مرزا اس درجہ پر پہنچ نہیں سکتا تھا تو ان کا درجہ کم کر کے اپنے درجہ اور سطح پر ان کو لے آیا کہ جیسے میں ہوں ویسے ہی مسیح تھے۔ (نعوذ باللہ)

۲۔ آئینہ میں انسان کی اپنی شکل نظر آتی ہے مرزا قادیانی اپنے کریکٹر اور کردار کے آئینہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کو دیکھتا تھا اس لیے ان کی توہین کا مرتکب ہوتا تھا۔

۳۔ مسیح بننے کے باعث رقابت کے مرض کا شکار ہو کر وہی تباہی بکنی شروع کر دی کہ چلو میں ان کے جیسا ہی نہیں تو میرے جیسے تھے مرزا قادیانی کو مرض لاحق تھا کہ جب تک حضرت مسیح علیہ السلام کی کسی بھی پہلو سے توہین نہ کر لیتا اسے چین نہ آتا۔

۴۔ ازالہ اوہام کے ص ۲۵۸ کے حاشیہ پر مرزا نے لکھا ہے۔

یہ عاجز اس عمل کو اگر مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوب نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم رہتا اور پھر آگے لکھا کہ ابن مریم استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم رہنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کا نمبر ایسا رہا کہ کم درجہ کا کہ قریب قریب ناکام رہے۔

(استغفر اللہ)

اور اسی کتاب کے ص ۲۹۹ پر ہے کہ

مسیح کو دعوت حق میں قریباً ناکامی رہی۔

یہ ہے مرزا قادیانی کی خود نمائی اور مسیح علیہ السلام کے بارے میں اس کی تنقیص کا انداز۔ کیا شاطرانہ چال کہ چلو ان کو کمتر ثابت کرنے کی کوشش کرو۔ پھر ایک اور امر کی طرف توجہ کرنا انتہائی ضروری ہے کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو ظاہر ہے کہ اس میں نبوت در کنار شرافت تک قریب نہ پھٹکنے پائی تھی تو مرزا صاحب نے نبوت کا ایسا تصور دیا کہ الامان یہ مرزا صاحب نے اپنی کتاب تریاق القلوب کے ص ۱۳۳ پر لکھا ہے کہ

ایک شخص جو قوم کا چوہڑا یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی ۳۰، ۴۰ سال سے خدمت کرتا کہ دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا ہے چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گنہ اٹھاتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ ایسے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اس پر ہو کہ رسول اور نبی بھی بن جائے۔

اس عبات سے مرزا قادیانی کی تیکنیک (ڈھنگ) کو سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ جس منصب کا دعویٰ کرتا ہے اگر اس کے تقاضوں کو پورا نہیں کر سکتا تو اس منصب کو کم کر کے اپنے اوپر فٹ کرنے لگتا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے منصب پر فائز ہونے کے لیے اسے مسیحی شان اور بزرگی کی ضرورت تھی اس کو پورا نہ کر سکا تو مسیح علیہ السلام کی تنقیص کر کے اسے اپنے برابر لا کھڑا کیا اور یا ان کو اتنا گرایا کہ خود ان سے افضل ہونے کا مدعی ہو گیا یہ اس کے حسد اور رقابت کی دلیل ہے۔

چنانچہ درثمین کے ص ۲۲ پر لکھتا ہے

"ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو..... اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ (نعوذ باللہ)

س: مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں حضرت مریم کو صدیقہ لکھا ہے تو جس کو وہ صدیقہ لکھے اس کی توہین کا کس طرح مرتکب ہو سکتا ہے؟

ج: سیرہ المہدی ص ۲۲۰ ج ۳ پر ہے۔

مولوی ابراہیم بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی اللہ تعالیٰ نے صدیقہ کے لفظ سے تعریف فرمائی ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس جگہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت توڑنے کے لیے ماں کا لفظ استعمال کیا ہے اور صدیقہ کا لفظ اسی جگہ اس طرح آیا ہے کہ جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں بھرجائی کاڑی سلام آکھناواں' جس سے مقصود کا ناثابت کرنا ہوتا ہے' نہ سلام کرنا۔

اسی طرح اسی آیت میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منافی الوہیت ہے نہ کہ مریم کی صدیقیت کا اظہار۔ (سیرۃ المہدی ص ۲۲۰)

مرزا قادیانی کی یہ کمینگی کسی تبصرہ کی محتاج نہیں اب آپ فرمائیں کہ کیا مسند واقعۃ حضرت مریم کے صدیقہ ہونے کا قائل تھا۔

س: مرزا قادیانی نے حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں جو کچھ کہا وہ الزامی رنگ میں ہے یہودیوں کے اس نے الفاظ ذکر کیے جیسے چشمہ مسیح ص ۲۰ پر اس کی صراحت ہے۔

ج: ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی اور یہودی بغض عیسیٰ علیہ السلام میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں۔ یہودی استاد ہیں تو مرزائی شاگرد مگر دیکھیے کہ یہود کے رویہ اور وطیرہ کی تردید کر کے قرآن مجید نے مسیح علیہ السلام کی والدہ کی شان بیان کی ہے مگر مرزا قادیانی اب بھی بغض عیسیٰ علیہ السلام میں یہودیوں کی سنت پر عمل پیرا ہے۔ دو کردار ہیں ایک دشمنان مسیح' یہود کا دوسرا کردار ہے وکالت مسیح کا جو قرآن ادا کر رہا ہے مرزا قادیانی کس کردار کو ادا کر رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔

س: مرزا قادیانی نے انجیلی یسوع کے متعلق یہ الفاظ کہے ہیں کہ نہ کہ حضرت مسیح کے متعلق۔

ج: ہم نے جو حوالہ جات عرض کیے ہیں ان میں صراحتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لے کر ان کو گالیاں دی ہیں اس کے باوجود اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ اس نے یسوع کے متعلق یہ کہا ہے تو بھی وہاں مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں کیونکہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب توضیح المرام کے ص ۳ پر لکھا ہے کہ یسوع، مسیح ابن مریم ایک شخص کے نام ہیں۔

پس ثابت ہوا کہ جہاں اس نے یسوع کی توہین کی ہے وہاں بھی مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

س: مرزا صاحب نے عیسائیوں کی رد میں اسے لکھا اس لیے کہ وہ ہمارے نبی علیہ السلام کی توہین کرتے ہیں تو مرزا صاحب نے الزامی رنگ میں مسیح علیہ السلام کے بارے میں ایسا لکھ دیا ہے۔

ج: تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی عزت و توقیر اور ان پر ایمان لانا بموجب لا نفرق بین احد من رسولہ

ان میں تفریق نہ کرنا مسلمانوں پر فرض ہے کسی ایک نبی کی توہین کا مرتکب بھی کافر ہے کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی عزت بچانے کے لیے کسی دوسرے نبی پر الزام تراشی کرے، یہ بھی کفر ہے باقی یہ مستقل بحث ہے کہ مرزا قادیانی حضور علیہ السلام کی عزت کا محافظ تھا یا سب سے بڑا دشمن، ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ مرزا قادیانی سے بڑھ کر اور کوئی بدبخت بھی آپؐ کی عزت و ناموس کا اتنا دشمن نہیں ہے جتنا مرزا قادیانی دجال تھا۔

س: مرزا قادیانی نے فرضی مسیح کی توہین کی ہے نہ کہ حقیقی کی۔

ج: اگر فرضی نبی کو گالیاں دینا جائز ہے تو کیا ہم مرزا قادیانی کو الو کا پٹھہ کہہ سکتے ہیں۔ اگر اس پر قادیانی سیخ پا ہوئے تو ہم کہہ دیں گے کہ ہم نے فرضی نبی غلام احمد قادیانی کو گالی دی ہے۔ اس طرح تو فساد کا ایک ایسا در کھل جائے گا کہ جو مرزائیوں سے بھی بند نہ ہو سکے گا۔ دوسرا یہ کہ اگر فرضی اور خیالی مسیح کو گالیاں دی ہیں تو وہ عیسائیوں کے لیے حجت اور قابل تسلیم کیسے ہوں گی۔

س: مرزا نے انجیل کے حوالہ سے بات کی ہے۔

ج: مرزا قادیانی نے چشمہ معرفت کے ص ۲۵۵ پر لکھا ہے کہ

تورات اور انجیل صرف مبدل کتابیں ہیں محرف
مبدل کتابوں سے تحریف شدہ حوالہ جات لے
کر کسی نبی کو مشق بنانا کہاں کی شرافت ہے

س: مرزا قادیانی نے جہاں مسیح علیہ السلام کی بہنوں یا بھائیوں کا ذکر کیا ہے انما المومنون اخوۃ کے تحت کہا ہے نہ کی حقیقی طور پر

ج: مرزا قادیانی نے کشتی نوح کے ص ۱۶ پر لکھا ہے کہ آپ کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور بہنیں تھیں۔۔۔۔ تو اب مرزا نے انما المومنون اخوہ کے تحت نہیں کہا بلکہ حقیقی طور پر ان کی بہنیں اور بھائی مراد ہیں۔

س: کیا دشمنوں کے اعتراض نقل کرنے جرم ہیں؟

ج: مرزائیوں کے نزدیک اگر دوسروں کے اعتراض نقل کرنا جرم نہیں تو ہمیں بھی یہ حق ہے کہ مرزا قادیانی کے دشمنوں نے مرزا صاحب کے متعلق جو اعتراض کئے ہم بھی ان کو نقل کر سکیں۔ مرزا کے زمانہ میں جن لوگوں نے مرزا کے متعلق جو کہا اور مرزا نے خود اپنی کتاب میں اسے نقل کیا ہے وہ ہم عرض کر دیں۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقتہ الوحی کے ص ۱۸۱ پر لکھا ہے۔

ازاں جملہ یہ امر قابل ذکر ہے کہ عبدالحکیم خان نے اپنے ہم جنسوں کی پیروی کر کے میرے پر یہ الزام لگائے ہیں کہ میں جھوٹ بولتا رہا ہوں اور میں دجال ہوں اور حرام خور ہوں' اور خائن ہوں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال میں طرح' طرح کی میری عیب شماری کی ہے۔ چنانچہ میرا نام شکم پرست' نفس پرست' متکبر' دجال' شیطان' جاہل' مجنوں' کذاب' ست' حرام خور' عہد شکن' خائن رکھا ہے اور دوسرے کئی عیب لگائے ہیں۔

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب تتمہ حقیقتہ الوحی کے ص ۲۱ پر لکھا ہے کہ۔

مولوی محمد حسین بٹالوی نے جب جرات کے ساتھ زبان کھول کر میرا نام دجال رکھا اور میرے پر فتویٰ کفر لکھوا کر صدہا پنجاب و ہندوستان کے مولویوں سے مجھے

گالیاں دلوائیں اور مجھے یہود و نصاریٰ سے بدتر قرار دیا اور میرا نام کذاب مفسد' دجال' مفتری' مکار' ٹھگ فاسق فاجر خائن رکھا۔

اب مرزائی بتائیں کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام کے دشمنوں کے اعتراض سے مرزا صاحب استدلال کر سکتے ہیں تو پھر مرزا قادیانی پر جن مخالفین نے اعتراض کیے وہ آپ کے ہاں کیوں قابل قبول نہیں۔

س: مرزا قادیانی نے اس مسیح کے متعلق سخت الفاظ کہے تھے جس نے ابنیت کا دعویٰ کیا تھا۔

ج: مرزا قادیانی نے اپنی کتاب تحفہ قیصریہ کے ص ۱۶ پر لکھا ہے کہ

حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفارہ تثلیث و ابنیت ہے ایسے متنفر پائے جاتے ہیں تو گویا ایک بھاری افتراء ہے جو ان پر کیا ہے۔

س: پہلے جیسے علماء مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے بھی تو جوابات دیے ہیں عیسائیوں کو

ج: کسی کو الزامی جواب دیتے وقت اگر کسی نبی کا تحقیر کا پہلو آگیا تو یہ کفر ہے چاہے جواب دینے والا کوئی کیوں نہ ہو جواب حقیقی یا الزامی ہو۔ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی ایک کی توہین و تقصیر کرنا کفر ہے' چنانچہ پہلے علماء نے ایسے قطعاً نہیں کیا۔ نیز یہ کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ سرزد نہیں ہوا (حوالہ ماسبق) تو حق بات کل جملہ یہ بتاتا ہے کہ مرزا قادیانی اپنی طرف سے یہ بات کہہ رہا ہے نہ کہ الزامی طور پر۔

س: مرزا قادیانی نے عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف کی ہے تو جس شخص کی وہ تعریف کرے اس کی تنقیص کیسے کر سکتا ہے؟

ج: ہمارا یہی موقف ہے کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا۔ جھوٹے آدمی کے کلام میں تناقض ہوتا ہے' مرزا قادیانی کا روز بروز' صبح و شام' قدم بقدم' موقف بدلنا' پینترا تبدیل کرنا اس کی دعات تھی جن لوگوں کی مرزا قادیانی کی کتابوں پر نظر ہے وہ جانتے ہیں کہ کس طرح مرزا قادیانی کے کلام میں تناقض ہے اس عنوان پر مرزے کی رد میں اس کی تحریرات کی روشنی میں امت نے کافی کتابیں لکھی ہیں۔

س: مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق قرآن مجید میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے جب وہ نازل ہوں گے تو قرآنی آیات کا کیا بنے گا۔ یہ آیات تو پھر بھی یہ کہہ رہی ہوں گی کہ کیا عیسیٰؑ نازل ہوں گے یہ منسوخ ہو جائیں گی۔

ج: قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے حضور علیہ السلام سے بہت وعدے کیے جو حضور علیہ السلام کے زمانہ میں ہی آپ کی ذات سے وابستہ تھے' وہ وعدے پورے ہوئے مگر آیات آج بھی موجود ہیں۔ نمبر۱ الم غلبت الروم نمبر۲ اذا جاء نصر اللہ نمبر۳ تبت ید ابی لھب نمبر۴ لقد خلقنا المسجد الحرام یہ تمام وعدے پورے ہوتے جب بات پوری ہو جائے تو آیت بدل نہیں جاتی بلکہ اور زیادہ شان سے چمکنے لگتی ہے کہ جن کا وعدہ تھا وہ پورا ہوگیا۔ قرآن مجید میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے خوشخبری دی مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا بشارہ عیسی بعینہ اسی طرح جب عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو وہ بھی فرمائیں گے کہ میں ان آیات کا بذات خود مصداق بن کر آیا ہوں تو ان کی نزولی سے ان آیات کی عملی تفسیر ہو جائے گی اور یہ آیات اور زیادہ شان سے چمکنے لگ جائیں گی نہ کہ منسوخ ہو جائیں گی۔

س: مرزا قادیانی نے کہا کہ میں مسیح موعود ہوں ہم نے کہا کہ اگر تو مسیح موعود ہے تو مسیح موعود تو دجال کو قتل کریں گے تو اس نے کہا کہ قتل دجال تلوار سے نہیں قلم سے ہوگا۔

ج: مشکوۃ شریف باب قصہ ابن صیاد ص ۴۷۹ میں شرح السنہ کے حوالے سے حدیث ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابن صیاد کے متعلق مشہور ہوا کہ وہ دجال ہے' رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تحقیق حال کے لیے گئے۔ حضرت عمرؓ آپؐ کے ساتھ تھے' انہوں نے تلوار نکال کر آپؐ سے اجازت چاہی کہ اگر اجازت ہو تو میں اسے قتل کر دوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ دجال ہے تو تم اسے قتل نہیں کر سکتے۔ اس کو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہی قتل کریں گے۔ اگر یہ دجال نہیں تو تم اپنے ہاتھ قتل ناحق سے کیوں رنگین کرتے ہو' اس حدیث شریف نے

ثابت کر دیا کہ دجال سے لڑائی تلوار کے ساتھ ہوگی ورنہ جس وقت حضرت عمرؓ نے تلوار نکالی تھی حضور علیہ السلام فرما دیتے کہ اے عمرؓ یہ کیا کر رہے ہو اس سے تو جہاد قلم کے ساتھ ہوگا۔ حضرت عمرؓ کا تلوار نکالنا اور حضور علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ اگر یہ دجال ہے تو تم قتل نہیں کر سکتے اس کو عیسیٰ بن مریم ہی قتل کرے گا۔ یہ دلیل ہے کہ اس بات کی کہ دجال کے ساتھ لڑائی تلوار کے ساتھ ہوگی نہ کہ قلم سے ساتھ۔

س: اگر دجال تلوار سے قتل ہوگا تو کہاں ہوگا؟

ج: حدیث شریف میں ہے کہ دجال مقام لد پر قتل ہوگا لد اس وقت اسرائیل میں واقع ہے۔ اسرائیلی ائرفورس کا ائیر بیس ہے دجال کے ساتھ اس وقت ستر ہزار یہودیوں کی جماعت ہوگی (ازالہ اوہام ص ۳۰۰) جو اس کے حامی اور مددگار ہوں گے جس وقت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اس وقت اسرائیل کا وجود تھا اور نہ ہی مقام لد کی کوئی اہمیت حاصل تھی۔ آپؐ کی صداقت پر قربان جائیں کہ کس طرح آج اسرائیل میں لد کو اہمیت حاصل ہے وہاں اس کی فوج کی چھاؤنی ہے گویا دجال آخر وقت تک یہود کی فوج میں پناہ لینے کی کوشش کرے گا۔ یہاں ایک اور بات قابل توجہ ہے کہ مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں مرا اور پاکستان ۱۹۴۷ء میں بنا۔ پاکستان بننے کے دو سال بعد اسرائیل کی حکومت وجود میں آئی جس وقت مرزا قادیانی زندہ تھا اس وقت اسرائیل کا وجود بھی نہ تھا۔ مرزا کے مرنے کے اکتالیس سال بعد اسرائیل کی حکومت وجود میں آئی' مرزا قادیانی سور اپنی کتابوں میں مذاق اڑاتا ہے اس بات کا کہ ستر ہزار یہودی تو پوری دنیا میں نہیں ہیں وہ کس طرح دجال کے ساتھ ہوں گے لیکن اس بدبخت کو معلوم نہ تھا کہ ساری کائنات کا نظام بدل سکتا ہے۔ اللہ کے نبیؐ کی بات جھوٹ نہیں ہو سکتی' آج مرزا قادیانی کی قبر سے کوئی سوال کرے کہ اے بدبخت جن ستر ہزار یہودیوں سے متعلق حدیث کا مذاق اڑاتا تھا آج وہ نصف النہار کی طرح پوری ہو چکی ہے۔

س: عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت کیا حالت ہوگی؟

ج: جس وقت وہ نازل ہوں گے اس وقت انہوں نے دو زرد رنگ کی چادریں پہن رکھی ہوں گی مرزا قادیانی نے کہا کہ زرد رنگ کی چادروں سے مراد بیماری ہے۔

مجھے بھی دو مرض لاحق ہیں ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں دوران سر' اور نیچے کے حصہ میں کثرت پیشاپ۔

حقیقتہ الوحی ص ۳۰۷ روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۰ کثرت پیشاپ کی تشریح مرزا قادیانی کی دوسری کتاب نسیم دعوت کے ص ۶۷ پر ہے۔

بعض دفعہ سو سو مرتبہ ایک ایک دن میں پیشاب آیا ہے اور بوجہ اس کے پیشاپ میں شکر ہے کبھی کبھی خارش کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے۔

اب آپ انصاف فرمائیں کہ دنیا کی کسی لغت کی کتاب میں چادر کا معنی بیماری نہیں ہے۔ فقیر نے سعودی عرب' انڈونیشیا' سنگاپور' ملیشیا' تھائی لینڈ' برطانیہ' سری لنکا' شام' مصر' ڈنمارک' سویڈن' ناروے' کینیڈا کا سفر کیا ہے آج تک مجھے کوئی ایسی کتاب نہیں ملی جس میں چادر کا معنی بیماری لکھی ہو اور وہ بھی پیشاپ کی وہ بھی ایسے جیسے ٹوٹا ہوا لوٹا جو ہر وقت بہتا رہتا ہے۔ سوچئے کہ کس طرح مرزا نے احادیث کا مذاق اڑایا ہے۔ دوران سر کو مرزا نے ہسٹریا تعبیر کیا ہے جیسے اس کی بیوی کا بیان ہے جو سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۱۴ پر درج ہے۔

س: مرزا قادیانی نے مسیح علیہ السلام کی کیا کیا علامات لکھی ہیں؟

ج: مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقتہ الوحی کے ص ۳۰۷ پر لکھا ہے۔

۱- وہ دو زرد چادروں کے ساتھ اترے گا۔

۲- نیز یہ کہ وہ فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترے گا۔

۳- نیز یہ کہ کافر اس کے دم سے مریں گے۔

۴- نیز یہ کہ وہ ایسی حالت میں دکھائی دے گا کہ گویا وہ غسل کر کے ابھی حمام سے نکلا ہے اور پانی کے قطرے اس کے سر پر موتی کے دانے کی طرح ٹپکتے نظر آئیں گے اور یہ کہ وہ دجال کے مقابل پر خانہ کعبہ کا طواف کرے گا۔

۵- نیز یہ کہ وہ صلیب کو توڑے گا۔

۶- نیز یہ کہ وہ خنزیر کو قتل کرے گا۔

۷- نیز یہ کہ وہ بیوی کرے گا اور اس کی اولاد ہو گی۔

۸- نیز یہ کہ وہی ہے جو دجال کا قاتل ہو گا۔

۹۔ نیز یہ کہ مسیح موعود قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ فوت ہوگا اور آنحضرت کی قبر میں داخل ہوگا۔

سوال و جواب کی شکل میں مرزا قادیانی نے ان علامات کی جو تاویل و تحریف کی ہے اس کی بحث گزر چکی ہے۔

س: مرزا قادیانی نے علامات مسیح بیان کرتے ہوئے علامت نمبر ۲ میں دو فرشتوں سے مراد غیبی طاقتیں لیا ہے۔

ج: یہ حدیث کے ساتھ مرزا قادیانی کا ناروا استہزا ہے دو فرشتوں سے مراد حقیقتہ دو فرشتے ہیں جو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ساتھ بھیجیں گے۔ ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے ایک دفعہ مرزا نے کہا کہ فرشتوں سے مراد میرے یہ دو آدمی ہیں جو مجھے ملے ہیں۔ جب قادیانی جماعت اختلاف کا شکار ہوئی اور قادیانی اور لاہوری جماعت میں بٹ گئی تو مرزا بشیر الدین نے کہا کہ لاہوری منافق ہیں تو انہوں نے کہا کہ ان میں تو وہ بھی ہے جن کو حضرت نے فرشتہ قرار دیا اس پر مرزا بشیر الدین نے کہا کہ

"ہے تو حضرت کا فرشتہ مگر منافق ہو گیا۔

س: عیسیٰ علیہ السلام کے دم سے کافر مریں گے مرزا نے اس کی توجیہہ یہ کی کہ اس کی وجہ سے کافر ہلاک ہوں گے۔

ج: بالکل ٹھیک ہے اس میں کیا حرج ہے حدیث کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی دجال پگھلنا شروع ہو جائے گا جیسے نمک پانی میں اور کافر جہاں تک اس کی سانس پہنچے گی کافر مرتے جائیں گے۔ یہ حدیث ظاہر پر محمول ہے بالکل اس طرح وقوع ہوگا۔ آج انسان نے ایسی ایسی چیزیں ایجاد کی ہیں جیسے اشک آور گیس جہاں تک اس کا اثر پہنچتا ہے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ ایک بم تیار ہو چکا ہے اگر وہ چلا دیا جائے تو تمام دنیا آکسیجن جلنے کے باعث دم گھٹنے سے مرجائے یہ ساری انسان کی طاقت ہے عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور نصرت ہوگی ان سے کیا کچھ نہ ہوگا انسانی طاقت سے جو کچھ ہو سکتا ہے وہ خدا کی قدرت سے کیوں نہ ہوگا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمارے نبی کی بات پوری ہوگی۔

س: علامت نمبر ۴ کہ وہ ایسی حالت میں دکھائی دے گا کہ گویا کہ وہ غسل کر کے آیا ہے کہ گویا موتی ٹپک رہے ہیں۔ مرزا قادیانی نے حقیقتہ الوحی ص ۳۰۸ پر توضیح کی ہے کہ وہ تضرع واری ایسے کرے گا کہ گویا اس سے بار بار غسل کرے گا اور پاک غسل کے پاک قطرے موتیوں کی طرح اس کے سر پر سے ٹپکتے ہیں۔

ج: تمام انبیاء علیہم السلام اللہ کی بارگاہ میں تضرع وزاری کرتے ہیں' تو ان کے متعلق کیوں نہیں کہا گیا کہ ان کے سر کے بالوں سے موتیوں کی طرح پانی ٹپکے گا اس سے ثابت ہوا کہ یہ تضرع کا عمل نہیں بلکہ حقیقی پانی کا ٹپکنا مراد ہے۔

ج ۲-: توبہ زاری سے پانی آنکھوں سے ٹپکتا ہے نہ کہ سر سے۔

ج ۳-: مرزا قادیانی کا یہ عذر سفید کذب' افتراء اور تحریف فی الحدیث ہے' حدیث شریف میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرات اس طرح گرتے ہوں گے کہ ابھی غسل کر کے تشریف لائے ہیں۔ اس کی محدثین نے دو توضیحات کی ہیں اور دونوں صحیح ہیں۔

۱- جس وقت تشریف لے گئے تھے اس وقت غسل کر کے فارغ ہوئے تھے کہ آسمانوں پر اٹھا لیے گئے تو جب آسمانوں پر گئے تو سر سے پانی ٹپک رہا تھا جب واپس تشریف لائیں گے تو بھی بالوں سے پانی ٹپک رہا ہو گا۔ آج کل کی سائنس نے یہ مسئلہ بھی حل کر دیا کہ واٹر کولر میں پانی جوں کا توں باقی رہتا ہے خراب نہیں ہوتا۔ فریج میں کسی چیز کو ہفتہ بھر جوں کا توں رکھا جا سکتا ہے۔ اگر کسی چیز کو کولڈ اسٹور میں رکھ دیں تو جوں کی توں سال بھر رہے گی خراب نہیں ہو گی۔ اگر انسان اپنی عقل و ہمت سے کسی چیز کو سنبھالنا چاہے جوں کا توں ایک دن ایک ہفتہ ایک سال تک سنبھال سکتا ہے۔ مگر رب کریم کی قدرت کو دیکھو کہ عیسیٰ علیہ السلام جس حالت میں گئے تھے جون کے توں اسی حالت میں تشریف لائیں گے۔ انسان کی ہمت کی جہاں انتہا ہوتی ہے رب العزت کی قدرت کی وہاں سے ابتداء ہوتی ہے جب تشریف لے گئے تو بھی بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا جب واپس تشریف لائیں گے تو بھی سر کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہو گا۔

۲- توضیح یہ لکھی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بال مبارک ایسے نرم و نازک' گھنگریالے اور تابدار ہوں گے کہ ان پر نظر نہ ٹھہر سکے گی۔ ایسے محسوس ہوتا ہو گا کہ

سر کے بالوں سے قطرات ٹپک رہے ہیں۔ یہ دونوں توضیحات صحیح ہیں کوئی تضاد نہیں ہے۔

س: علامت نمبر۵۔ دجال کے مقابلہ میں خانہ کعبہ کا طواف کریں گے (استغفر اللہ) یعنی یہ کہ دجالی طاقتیں چور کی طرح بیت اللہ کا طواف کریں گی۔ ان کے مقابلہ میں عیسیٰ علیہ السلام طواف کریں گے یعنی ان کو مٹادیں گے۔

(حقیقتہ الوحی ص ۳۱۰)

ج: حدیث شریف پر افتراء ہے یہ مرزا قادیانی کے ذہن کی پیداوار ہے۔ آج تک کسی محدث نے یہ نہیں لکھا کہ مرزا قادیانی کی یہ تاویل باالفاظ دیگر باطل احادیث اور خود رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی منشاء کے خلاف ہے۔ حدیث میں ہے کہ دجال ہر جگہ جائے گا' مگر مدینہ نہیں جائے گا۔ جبکہ مرزا کہتا ہے کہ چوروں کی طرح بیت اللہ کا طواف کرے گا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل دجال سے فراغت کے بعد عیسیٰ علیہ السلام مکہ مکرمہ آئیں گے حج یا عمرہ یا دونوں کریں گے' طواف کریں گے۔ بیت اللہ سے فارغ ہونے کے بعد میرے روضہ طیبہ پر آئیں گے' وہ سلام کہیں گے میں سنوں گا' میں جواب دوں گا وہ سنیں گے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے۔

التصریح بما تواتر فی نزول المسیح۔

اب ان الفاظ کو سامنے رکھیں تو مرزائیوں کی کوئی تاویل نہیں چل سکتی' ہاں البتہ مرزا قادیانی کی یہ تاویل خود قادیانیوں پر فٹ ہے کہ دعویٰ نبوت کرنے والا دجال اور وہ ہے مرزا بے ایمان اسے ماننے والی دجالی طاقت ان کے ہوگئے دو گروہ یا تو دجالی طاقت کی بجائے دو طاقتیں ہو گئے' ان کے حرم کعبہ میں جانے پر پابندی ہے تو یہ چوروں کی طرح چوری جاکر طواف کریں گے' یعنی ان کو مٹادیں گے اس لیے کہ جب حقیقی مسیح آ جائے گا تو جھوٹے مسیح کو جاننے والا کوئی نہیں رہے گا۔ پس مرزا کی تاویل خود مرزائیوں پر فٹ آتی ہے۔

س: صلیب کو توڑے گا' مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقتہ الوحی کے ص ۳۰۷ پر یہ کہا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ صلیبی عقیدہ کو توڑے گا' مرزے قادیانی نے اپنی اس کتاب کے ص ۳۱۱ میں اس کی تاویل یہ کی ہے کہ صلیب سے مراد لکڑی سونا چاندی

نہیں۔ بلکہ صلیبی عقیدہ کو توڑیں گے۔

ج : یہود ن' عیسائی جو مقابلہ کریں گے مارے جائیں گے باقی ماندہ مسلمان ہو جائیں گے' تو جب صلیب والے نہ رہے تو صلیب کب رہے گی' جو صلیب کے پرستار تھے وہ مسلمان ہو کر صلیب شکن بن جائیں گے اس لیے یہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ہوگا' آپ کے حکم سے ہوگا۔ اس لیے صلیب شکنی کی آپ کی طرف نسبت کر دی گئی' باقی مرزا کا یہ تاویل کرنا کہ صلیبی عقیدہ کو توڑے گا یہ باطل ہے اس لیے کہ بقول مرزا کے اس نے عیسیٰ علیہ السلام کو وفات شدہ کہہ کر عیسائیوں کے عقیدہ کو توڑا اس سے عیسائیوں کی صحت پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ دنیا میں ایک بھی مسیح عیسیٰ علیہ اسلام کے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کا منکر نہیں ہے تو اس سے عیسائیوں کا عقیدہ کب ٹوٹا' پس ثابت ہوا کہ صلیب شکنی سے مراد حقیقی صلیب کو توڑنا ہے نہ کہ صلیبی عقیدہ کو۔

س: علامت ۸ پر بحث گزر چکی ہے نمبر۸ زیر بحث ہے' نیز یہ کہ وہ بیوی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی اس کی مرزا قادیانی نے انجام آتھم کے ص ۳۳۷ کے حاشیہ پر یہ تاویل لکھی ہے (اس پیشین گوئی کی "انجام آتھم" میں محمدی بیگم والی) تصدیق کے لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشین گوئی فرمائی ہے کہ تیزوج ویولد یعنی مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد ایک خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا' اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں۔

ج : مرزا قادیانی نے محمدی بیگم سے شادی کے شوق میں حدیث شریف میں تحریف کی ہے ورنہ حدیث شریف میں تزوج ویولد محض اس لیے فرمایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے رفع سے قبل شادی نہیں کی تھی۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ نزول کے بعد شادی کی سنت پر عمل کریں گے اور یہ کہ ان کی اولاد ہوگی (دو صاحبزادے ایک کا نام محمد' دوسرا موسیٰ) دوسرا یہ کہ مرزائیوں کا یہ اعتراض ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اتنا لمبا قیام کریں گے تو مرور زمانہ کا ان کی صحت پر کیا

اثر ہو گا اور یہ کہ وہ پیر فرتوت ہو گئے ہوں گے۔ حضور علیہ السلام نے اس حدیث شریف میں یہ جواب دیا کہ وہ اتنے طاقت ور ہوں گے کہ وہ شادی کریں گے اور اتنے ہمت والے ہوں گے کہ ان کی اولاد بھی ہو گی مرور زمانہ کا واپسی پر ان پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ باقی رہی یہ بات کہ اس سے مراد محمدی بیگم تو اس کا جو حال ہوا ہے وہ سب جانتے ہیں۔

س: علامت نمبر ۹۔ دجال کو قتل کریں گے' مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقتہ الوحی کے ص ۳۱۳ پر اس کی تاویل یہ کی ہے کہ دجال کو قتل کریں گے اس کا معنی یہ ہے کہ اس کے ظہور سے دجالی فتنہ روبزوال ہو جائے گا۔

ج ۱: دجال سے مراد حقیقتہ قتل دجال ہے جیسا کہ مشکوۃ شریف کے ص ۴۷۹ کی حدیث درج کی جا چکی ہے۔

ج ۲: مرزا قادیانی کی یہ تاویل بھی غلط ہے اس لیے کہ یہ خود کو مسیح کہتا ہے اور اپنے ظہور سے دجالی فتنہ کے روبزوال ہونے کا اقرار کرتا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ مرزا کے زمانہ میں تو درکنار اس کے مرنے کے بعد بھی عیسائیت مزید ترقی کرتی گئی حوالہ یہ ہے کہ

کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت ہندوستان میں عیسائیوں کے ۱۳ مشن کام کر رہے ہیں' یعنی ہیڈ مشن ان کی برانچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے' ہیڈ مشنوں میں ۱۸۰ سے زیادہ پادری کام کرتے ہیں' چار سو تین ہسپتال ہیں جن میں ۵۰۰ ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں' ۴۳ پریس ہیں اور تقریباً ۲۰ اخبارات مختلف زبانوں میں چھپتے ہیں ۵۱ کالج' ۶۱۷ ہائی اسکول اور ۴ ٹریننگ کالج ہیں ان میں ۶۰۰۰۰ طالب علم تعلیم پاتے ہیں مکتی فوج میں ۳۰۸ یورپین اور ۲۸۸ ہندوستان مناد کام کر رہے ہیں۔ اس کے ماتحت ۵۰۷ پرائمری سکول ہیں جن میں ۱۸۶۷۵ طالب علم ہیں۔ ۱۸ بستیاں اور ۱۱ اخبارات ان کے اپنے ہیں۔ اس فوج کے مختلف اداروں کے ضمن میں ۳۲۹۰ آدمیوں کی پرورش ہو رہی ہے' اور ان سب کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ روزانہ دو سو چوبیس مختلف مذاہب کے آدمی ہندوستان میں عیسائی ہو رہے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں مسلمان کیا کر رہے ہیں؟ تو وہ اس کام کو شاید قابل توجہ بھی نہیں سمجھتے۔ احمدی جماعت کو سوچنا چاہیے کہ عیسائی

مشنوں کے اس قدر وسیع جال کے مقابلہ میں اس کی مساعی کی حیثیت کیا ہے ہندوستان بھر میں ہمارے درجن مبلغ ہیں اور وہ بھی جن حالات میں کام کر رہے ہیں انہیں ہم لوگ خوب جانتے ہیں (اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۹ جون ۱۹۴۱ء)

نوٹ: مرزا قادیانی ۱۹۰۸ میں مرا تھا یہ مرزائیوں کے اخبار ۱۹۴۱ء کی رپورٹ ہے کہ عیسائیت ترقی کر رہی ہے اس کے مرنے کے بعد ۳۳ سال کے بعد کی رپورٹ نے ثابت کر دیا کہ دجالی فتنہ روبزوال ہونے والی اس کی تاویل بھی غلط ہے۔

س: علامت نمبر ۱۰: مسیح موعود کو قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ فوت ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں داخل کیا جائے گا' مرزا نے اپنی کتاب حقیقت الوحی کے ص ۳۱۴ پر اس کی تاویل یہ کی کہ اسے حضور علیہ السلام کا قرب نصیب ہوگا۔ ظاہری تدفین مراد نہیں اس لیے کہ حضور علیہ السلام کا روضہ طیبہ کھولا گیا تو اس سے آپ کی توہین لازم آئے گی۔

ج: روضہ طیبہ کی دیواروں کو نہیں توڑا جائے گا۔ ایک دیوار جالی مبارک والی ہے جہاں پر کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھا جاتا ہے اس میں تو دروازہ موجود ہے مسلم سربراہان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام کے لیے کھولا جاتا ہے آگے والی دیوار مبارک جس پر پردہ مبارک ہے قبور مقدسہ تک جتنی دیواریں یا پردے ہیں ان سب میں دروازے موجود ہیں بعد میں ان کو ہی چن دیا گیا جب عیسیٰ علیہ السلام کی تدفین ہوگی تو معمولی سی کوشش سے ان دروازوں کو دوبارہ کھول دیا جائے گا اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہ ہوگی۔ نیز یہ کہ آپ کے فرمان اقدس کو پورا کرنے کے لیے تمام رکاوٹوں کو دور کرنا آپؐ کی عین اطاعت ہے نہ کہ توہین۔